بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفیضِ کرم: حضور مفتی اعظم

تحفة الطالبین فی حیاة سراج الملة والدین

سراج ملت

حیات وخدمات

مؤلف

مولانا طارق انور مصباحی

ناشر:انجمن برکاتِ رضا،دارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم،پھول گلی،ممبئی۳

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں۔

سلسلۂ اشاعت نمبر

نام کتاب :سراجِ ملت:حیات وخدمات

مؤلف : مولانا طارق انور مصباحی (کیرلا)

پروف ریڈنگ:

کمپوزنگ :

بموقع :

ناشر : انجمن برکاتِ رضاودارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم، پھول گلی،ممبئی۳

سن اشاعت : ۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء

تعداد :

ہدیہ : /روپے

رابطہ : 09869197521/ 022-23454221

www.Malikululama.comdfma786@yahoo.co.in

رابطے کا پتہ

رضا جامع مسجد سید ابوالہاشم اسٹریٹ، پھول گلی، بھنڈی بازار،ممبئی۳

باسمہ تعالیٰ و بحمدہ و الصلوٰۃ و السلام علیٰ حبیبہ الاعلیٰ و آلہ

پیش لفظ

حضور سراج ملت دام ظلہ الاقدس کا حیات نامہ تحریر کرنے کی غرض سے خاکسار سال ۲۰۰۱ء میں ممبئ حاضر ہوا تھا۔صاحب تذکرہ کی زبانی چند نشستوں میں کچھ حالات قلمبند کیا تھا۔سال ۲۰۱۱ء میں دار العلوم فیضان مفتی اعظم (پھول گلی: ممبئ) سے فون آیا کہ اس حیات نامہ کو ترتیب دیدیں۔

میں اسے مرتب کر کے ممبئ کے سفر کے موقع پر ماہ اکتوبر ۲۰۱۱ء میں حضور سراج ملت دام ظلہ العالی کو سپرد کر دیا تھا۔چند دنوں قبل شہزادۂ گرامی حضرت مولانا سید محمد ہاشمی میاں زید فضلہ ومجدہ کی زبانی یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ مذکورہ حیات نامہ کی طباعت ہونے والی ہے۔میں نے اس رسالے کا نام ''تحفۃ الطالبین فی حیاۃ سراج الملۃ والدین'' رکھا ہے۔''سراج ملت: حیات وخدمات'' کے نام سے یہ رسالہ شائع کیا جا رہا ہے۔

زیر نظر رسالہ ایک مکمل حیات نامہ تو نہیں ہے، لیکن چونکہ صاحب تذکرہ کی زبانی سن کر یہ حالات وواقعات تحریر میں آئے ہیں، اس لیے یہ تذکرہ نامہ مستند اور قابل حوالہ ضرور ہے، اور بعد کے تذکرہ نویسوں کے لیے مصدر اول کی حیثیت بھی اسے حاصل ہوگی۔ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں مزید معلومات حاصل کر کے اس میں اضافہ کردوں گا، تا کہ حیات وخدمات کے مزید گوشوں سے قارئین متعارف ہوسکیں۔

اس تذکرہ نامہ میں ممدوح گرامی کے ابتدائی حالات، عہد طالب علمی کے واقعات، بیعت وخلافت کے بعض احوال درج ہیں۔موصوف گرامی کے والد ماجد حضرت صوفی حافظ وقاری سید ابو الہاشم اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان کے کچھ حالات بھی سپرد قرطاس ہیں۔یہ تمام احوال حضور سراج ملت دام ظلہ العالی کے زبانی بیان سے ماخوذ ہیں۔

اس رسالے میں خدمات کا تذکرہ بہت اختصار کے ساتھ ہے، جو میں نے اپنی معلومات کے اعتبار سے اضافہ کیا ہے۔دینی خدمات کے اہم حصوں کی تفصیلات بھی رقم کرنی ہے۔ابھی

حیات نامہ کا جو حصہ شائع ہو رہا ہے، اسے خشت اول سمجھا جائے، پھر ان شاء اللہ تعالیٰ مزید حالات بھی سپرد قرطاس ہوں گے۔خادمان اسلام کے حالات وواقعات تحریر کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہمارے دلوں میں بھی خدمت دین کا جذبہ بیدار ہو سکے۔

حضور سراج ملت نے بہت سی تعمیری خدمات بھی انجام دی ہیں۔مدارس، مساجد اور حضرات اولیائے کرام کے مقابر بھی تعمیر فرمائے ہیں۔آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت کے زیر اہتمام تبلیغ اسلام وسنیت کی خدمات بھی انجام دی ہیں۔انجمن برکات رضا (پھول گلی: ممبئ) کے زیر انتظام بہت سی دینی ومذہبی کتب ورسائل بھی شائع ہوئے ہیں۔مختلف مدارس ومساجد میں ائمہ کرام اور اساتذہ کرام کے مشاہرہ وبدل خدمت کا انتظام واہتمام بھی آپ نے کیا ہے۔فروغ دین وسنت کے لیے جلسوں، کانفرنسوں اور تقریری پروگراموں کا اہتمام بھی آپ نے کیا ہے۔

موصوف نے بیرون ملک بھی تعمیری خدمات انجام دی ہیں۔افریقہ میں ایک تعلیمی ادارہ آپ کے زیر اہتمام تعلیمی وتدریسی خدمات انجام دے رہا ہے۔اہل حاجت اور غربا ومساکین کی حسب ضرورت امداد کا نظم بھی فرماتے ہیں۔ہم نے ان امور کا تذکرہ کر دیا ہے، تا کہ ارباب قلم ان عناوین پر خامہ فرسائی کریں اور حیات نامہ کی تکمیل ہو سکے۔اللہ تعالیٰ صاحب تذکرہ کو مزید دینی، ملی، رفاہی وسماجی خدمات کا موقع عطا فرمائے، اور تا دیر ہم پر ان کا سایہ کرم قائم رکھے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

طارق انور مصباحی

مدیر ماہنامہ ''پیغام شریعت'' (دہلی)

بروز جمعہ/۲: مارچ ۲۰۱۸ء

الحمد للّٰه رب العالمین: :و الصلوٰۃ و السلام علٰی سید الانبیاء و المرسلین: :وعلٰی اٰله الطیبین: :و اصحابه الطاهرین: :وعلٰی امته اجمعین

حضور اقدس سید بنی آدم، سرور دو عالم، امام رسولاں، فخر پیغمبراں، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، حضرت سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی الہ وبارک وسلم کی آل اطہار سے متعلق ارشاد الٰہی ہوا:

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾

(سورہ احزاب: آیت ۳۳)

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ (اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔ (کنز الایمان)

حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری لاہوری (م ۴۶۵ھ) نے تحریر فرمایا:

﴿واهل البیت هم المختصون بالطهارة الحقة ولکل منهم فی هذا الامر قدم ثابت وهم بجملتهم قدرة اهل هذه الطائفة خاصتهم وعامتهم﴾

(کشف المحجوب ص ۹۹، مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ۔ قاہرہ)

ترجمہ: اہل بیت حقیقی طہارت وپاکیزگی کے ساتھ خاص ہیں اور ان (ائمۂ اہل بیت) میں سے ہر ایک کا اس بارے میں مضبوط قدم ہے اور وہ تمام (ائمۂ اہل بیت) اس جماعت صوفیاء کے عوام وخواص کے سردار ہیں۔

احادیث کریمہ میں اہل بیت کرام کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔ فضائل اہل بیت کے موضوع پر متعدد کتابیں بھی علمائے متقدمین کی ہیں۔ محدث جلیل حضرت امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (۲۰۹ھ-۲۷۹ھ) نے تحریر فرمایا:

﴿عن جابر بن عبد اللّٰه قال: رأیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فی حجته یوم عرفة وهو علٰی ناقته القصوٰی یخطب فسمعته یقول: یا ایها الناس: انی ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا، کتاب اللّٰه وعترتی اهل بیتی﴾

(جامع الترمذی جلد دوم ص ۲۱۹)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حج کے موقع پر عرفہ کے دن دیکھا درآں حالیکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی قصویٰ پر بیٹھے خطبہ دے رہے تھے، پس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان وہ چھوڑ دیا کہ جب تک تم اسے پکڑے رہوگے تم گمراہ نہ ہوسکوگے، (وہ) اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن)، اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔

حضرت علامہ ابن حجر ہیتمی مکی شافعی (۹۰۹ھ-۹۷۴ھ) نے تحریر فرمایا:

﴿اخرج ابویعلٰی عن سلمة بن الاکوع ان النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم قال: النجوم امان لاهل السماء واهل بیتی امان لامتی﴾

(الصواعق المحرقہ ص ۲۶۵: مطبوعہ استنبول ترکی)

ترجمہ: محدث احمد بن علی مثنیٰ المعروف بہ ابویعلیٰ موصلی (م ۳۰۷ھ) نے حدیث کی تخریج کی کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے ذریعہ امن ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے ذریعہ امن ہیں۔

سادات اہل بیت اور قطبیت کبریٰ

اہل بیت نبوی کے بارہ مشہور ائمہ کرام شیعہ حضرات جنہیں اپنا امام ومقتدا تصور کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ تمام ائمۂ کرام ائمہ اہل سنت وجماعت اور اپنے اپنے عہد کے قطب اکبر ہوئے ہیں، اور سارے جہان کی قطبیت کبریٰ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر قیامت تک اہل بیت کرام میں سے ۱۳؍ اقطاب کے درمیان منحصر ہے۔ ان میں بارہ ائمہ اہل بیت اور حضور سیدنا غوث اعظم بغدادی شامل ہیں۔ ۱۲؍ ائمہ کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳) حضرت

امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴) حضرت امام علی زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵) حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۶) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۷) حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۸) حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۹) حضرت امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۰) حضرت امام علی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۱) حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۲) حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

شیعہ حضرات بارہویں امام حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ پیدا ہو چکے ہیں اور کہیں غائب ہو چکے، پھر آخری زمانے میں ان کا ظہور ہوگا اور یہ امام حسن عسکری کے فرزند ہیں۔ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخیر زمانہ میں پیدا ہوں گے اور وہ اہل بیت میں سے ہوں گے۔ حضور اقدس حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام مہدی کے ظہور کی بشارت دی ہے۔ احادیث مقدسہ میں امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ موجود ہے۔

امام اہل سنت مجدد دین وملت عاشق حبیب کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا:

”بارہ امام جن کے نام عوام میں مشہور ہیں۔ ان میں سے باستثنائے جناب امام علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ، حضرت امام حسن وحضرت امام حسین وحضرت امام محمد باقر کے کسی اور امام کی نسبت صحیح حدیثوں میں اشارۃً یا صراحۃً کوئی خبر آئی ہے۔ امامت ان کی ولایت کے درجہ پر ماننا چاہئے، یا اس سے بڑھ کر۔ ان کے عقائد واحکام واعمال وغیرہ ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک کے مشابہ تھے، یا سب سے الگ، یا یہ خود مجتہد تھے یا مقلد“؟ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲/ص ۲۱۸)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سوالوں کے جواب تحریر فرمایا۔

الجواب: امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت بتصریح نام گرامی صحیح حدیث میں ہے۔ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا کہ ان سے ہمارا اسلام کہنا۔ سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب علم کے لیے حضرت سیدنا جابر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔ انہوں نے ان کی غایت تکریم کی اور کہا کہ ”رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَلَیْکَ“: حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو سلام فرماتے ہیں اور اَخْرَجَ مِنْکُمَا کَثِیْرًا طَیِّبًا میں سے ان سب حضرات کو بشارت ہے۔

امامت اگر بمعنی مقتداء فی الدین ہونے کے ہے تو بلاشبہ ان کے غلام اور غلاموں کے غلام مقتداء فی الدین ہیں، اور اگر اصطلاح مقام ولایت مقصود ہے کہ ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ عبد الملک وعبد الرب۔ انہیں امامین کہتے ہیں، تو بلاشبہ یہ سب حضرات خود غوث ہوئے، اور اگر امامت بمعنی خلافت عامہ مراد ہے تو وہ ان میں سے صرف امیر المومنین مولیٰ علی وسیدنا امام حسن مجتبیٰ کو ملی، اور اب سیدنا امام مہدی کو ملے گی و بس: رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک تو بلاشبہ یہ حضرات مجتہدین وائمہ مجتہدین تھے، اور باقی حضرات بھی غالباً مجتہد ہوں گے: واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہ نظر بظاہر ہے، ورنہ باطنی طور پر کوئی شک کا مقام نہیں کہ یہ سب حضرات عین الشریعۃ الکبریٰ تک واصل تھے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۲/ص ۲۱۹: رضا اکیڈمی ممبئی)

حضرات ائمہ اہل بیت کو علمائے اہل سنت وجماعت بھی امام تسلیم کرتے ہیں، اور شیعہ حضرات بھی ان کی امامت کے قائل ہیں۔ ائمہ اہل بیت کی امامت سے متعلق سوال وجواب زینت قرطاس کیا جاتا ہے۔

سوال: امامت کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور بارہ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کس قسم میں داخل ہیں؟

جواب: امام نماز تو حسب شرائط معلومہ فقہ عام سنی مسلمان ہو سکتے ہیں۔ امام فی الدین ہر عالم کبیر وجلیل ہادی الی اللہ ہے۔ ان میں سے مجتہدین متورعین کو خصوصیت خاصہ ہے، اور ہر فن کا ماہر کامل اس میں امام کہلاتا ہے۔ امامت باطنی اجلہ اکابر اولیائے مکملین کو ہے۔ امام بمعنی امیر المومنین وخلیفہ اسلام بیعت اہل حل وعقد یا استخلاف خلیفہ سابق سے ہے۔ ائمہ اثنا عشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم امام فی الدین ہیں۔ ائمہ باطن ہیں۔ سب اپنے اپنے وقت کے غوث وقطب الاقطاب ہیں۔ ان میں سے اکثر مجتہدین بھی ہیں۔ اور مولیٰ علی وامام حسن وامام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلفائے کرام

بھی ہیں۔(فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۳۱: رضا اکیڈمی ممبئی)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں تحریر فرمایا:

”حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ بہت اعلیٰ وافضل ہے۔غوث اپنے دور میں تمام اولیائے عالم کا سردار ہوتا ہے اور ہمارے حضور (غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ) امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سے سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری تک تمام عالم کے غوث اور سب غوثوں کے غوث اور سب اولیاء اللہ کے سردار ہیں۔ان سب کی گردن پر ان کا قدم پاک ہے۔(فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۱۵۱)

حضرات ائمہ اہل بیت وحضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۹۷۱ھ-۱۰۳۴ھ) نے تحریر فرمایا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام ائمہ اہل بیت قطب الاقطاب ہیں، پھر یہ قطبیت کبریٰ کا منصب حضرت غوث اعظم سیدنا محی الدین عبدالقادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کیا گیا۔ائمہ اہل بیت اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی شخص اس منصب پر متمکن نہ ہوا۔

(المنتخبات من المکتوبات ص ۴۱۲، استنبول ترکی، مکتوب نمبر ۱۲۳)

حضرت سراج ملت کا خاندانی پس منظر

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطبیت کبریٰ کے منصب پر فائز ہوئے۔حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد تک اس منصب عظمیٰ پر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فائز رہیں گے۔حضرت سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثیر الاولاد تھے۔آپ کی اولاد وامجاد میں سے بہت سے حضرات فروغ اسلام اور دینی خدمات کے لیے بغداد سے ہجرت فرما کر دیگر بلاد اسلامیہ میں جا بسے۔آپ کی اولاد کرام میں سے بعض افراد نے غزنی (افغانستان) میں بود وباش اختیار کرلیا۔صاحب تذکرہ حضرت سراج

ملت دام ظلہ الاقدس کے مورث اعلیٰ فاتح بہار حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی سپہ سالار اعلیٰ افواج شاہی سلطان محمد شاہ تغلق بادشاہ ہند بھی غزنی کے متوطن اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اولاد وامجاد میں سے تھے۔آپ کا سلسلہ نسب درج ذیل ہے:

”حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی عرف ملک بیو شہید، بن حضرت سید ابوبکر بن سید ابوالقاسم عبداللہ بن سید محمد فاروق بن سید ابومنصور عبدالسلام بن سید عبدالوہاب بن غوث الثقلین وغیث الکونین حضرت سیدنا محی الدین عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی قدست اسرارہم ونفعنا اللہ ببرکاتھم“۔

(مقدمہ حیات اعلیٰ حضرت ص ۷۹، از ملک العلما حضرت علامہ سید ظفر الدین محدث بہاری)

ملک العلما حضرت علامہ سید ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ملک بیا غازی رحمۃ اللہ علیہ (م ۷۵۳ھ) کے والد ماجد حضرت سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تحریر فرمایا:

”مسکن ومزار شان مقام بت نگر است واز غزنی بفاصلہ سہ فرسنگ بجانب مشرق واقع است“۔

(مقدمہ حیات اعلیٰ حضرت ص ۷۹)

ترجمہ: ان کا وطن اور ان کا مزار بت نگر میں ہے، اور یہ غزنی سے تین فرسنگ کی دوری پر مشرق کی جانب واقع ہے۔

مدار الملک حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی قدس سرہ العزیز سلطان محمد شاہ تغلق کے عہد میں غزنی سے ہجرت فرما کر دہلی آگئے۔اپنی افتاد طبع کے مطابق وہ یہاں کی شاہی فوج سے منسلک ہوگئے۔اپنی قوت خداداد کی وجہ سے سپہ سالاری کے عہدہ پر فائز ہوئے اور آپ نے دومرتبہ بہار پر فوج کشی کی۔بہار کی آخری جنگ راجہ ہنس کمار سے ہوئی۔جو قلعہ رہتاس گڑھ کا قلعہ دار اور صوبہ بہار کا حاکم تھا۔جنگ میں آپ کو فتح نصیب ہوئی اور قلعہ رہتاس گڑھ پر آپ نے قبضہ کرلیا۔

راجہ ہنس کمار اسی جنگ میں مارا گیا۔مقتول راجہ ہنس کمار کے کچھ سپاہی سائے کی طرح حضرت ملک بیو رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ لگے رہے اور ایک مرتبہ حضرت ملک بیا غازی رحمۃ اللہ علیہ قلعہ رہتاس گڑھ سے نکل کر کہیں باہر جارہے تھے اور مقتول راجہ ہنس کمار کے کچھ سپاہی راستے میں گھات لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ان لوگوں نے اچانک آپ پر حملہ کردیا اور آپ کی شہادت واقع ہوگئی: اِنّا

لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

حضرت ملک العلما بہاری نے ملک بیا غازی علیہ الرحمہ کے بارے میں تحریر فرمایا:

”آپ ۱۳؍ذی الحجہ ۷۵۳ھ قلعہ رہتاس گڑھ کی جنگ میں شہید ہوئے اور نعش مبارک وہاں سے قصبہ بہار شریف لائی گئی، اور آبادی شہر سے ایک میل پچھم پہاڑی پر مدفون ہوئی۔ مزار شریف پر عالیشان گنبد بنا ہوا ہے، جو زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ آپ کا نسب نامہ ساتویں پشت میں حضرت قطب ربانی غوث صمدانی سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے“۔ (مقدمہ حیات اعلیٰ حضرت ص ۷۷ر)

مخدوم گرامی عالم شریعت پیر طریقت حضرت علامہ حافظ، قاری سید سراج اظہر نوری دامت برکاتہم القدسیہ فاتح بہار حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کرام میں سے ہیں۔

حضرت ملک بیا غازی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات ومناقب کی تفصیل ہماری کتاب (۱) کشف الاسرار فی مناقب فاتح بہار (۲) تذکرہ فاتح بہار (۳) جہان ملک العلما: (مطبوعہ انجمن برکات رضا ممبئی) میں مرقوم ہیں۔

حضرات سراج ملت کل اور آج

سادات اہل بیت کی گلکاریوں سے باغ انسانیت لہلہا اٹھی۔ وہ قوم کے مرجع اور مرکز عقیدت بن گئے۔ مخدوم گرامی حضرت سراج ملت دام ظلہ العالی بھی خاندان اہل بیت کے ایک چمکتے سورج ہیں، جن کی تابشیں اہل عالم کے قلوب واذہان کو منور کر رہی ہیں۔ ملک وبیرون ملک میں آپ کی دینی، تبلیغی اور تعمیری خدمات اہل جہاں کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں۔ ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں آپ نے مساجد ومدارس بنائے، اور ہندوستان میں ان مدارس کی بھی ایک طویل فہرست ہے جو آپ کی سرپرستی میں ارتقائی منازل کی طرف رواں دواں ہیں۔

وطن عزیز

حضرت سراج ملت کا آبائی وطن موضع بین ضلع نالندہ بہار ہے۔ قصبہ بہار شریف، پٹنہ،

گیا، نوادہ، جہان آباد، مونگیر وغیرہ اضلاع میں حضرت ملک بیا غازی رحمۃ اللہ علیہ کی آل واولاد کثیر تعداد میں آباد ہیں۔ اور وہ ”ملک“ کے لقب کے ساتھ ملقب ہیں۔ ملک حضرات اپنے ناموں کے ساتھ سید کی بجائے ملک لکھا کرتے ہیں، تاکہ انہیں یاد رہ سکے کہ وہ ملک بیا غازی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد وامجاد سے ہیں۔

عہد ماضی میں بعض لوگوں نے کسی حکمت کے پیش نظر اپنے ناموں کے ساتھ سید لکھنا شروع کیا۔ انجام کار آج ان لوگوں کی اولاد کو اور ان کے وارثین کو معلوم بھی نہیں کہ وہ فاتح بہار حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کرام میں سے ہیں۔ ہاں جن علاقوں میں قوم ملک سے لوگ نا آشنا ہیں، وہاں اپنے ناموں کے ساتھ سید کا استعمال کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ ان کا باطن بھی سیادت کے اوصاف وکمالات سے معمور وآراستہ ہو: واللہ الہادی الی الطریق القویم

حضرت حافظ سید ابوالہاشم اشرفی

علیہ الرحمۃ والرضوان

حضور سراج ملت کے والد ماجد حضرت حافظ وقاری سید ابوالہاشم اشرفی رحمۃ اللہ علیہ ایک صوفی صفت بزرگ تھے۔ آپ اوراد وظائف اور عبادت وریاضت میں مشغول رہتے۔ سلسلہ طریقت میں آپ حضرت سید چاند شاہ اشرفی رحمۃ اللہ علیہ ٹیتھو شریف ضلع گیا کے مرید تھے۔ حافظ وقاری ہونے کے ساتھ ہی ساتھ آپ ایک مستند شاعر بھی تھے۔ آپ کا تخلص کیفؔ تھا۔ فن شاعری میں آپ سیماب اکبر آبادی کے شاگرد تھے۔ آپ نے بہت سی نظمیں بھی لکھی ہیں۔ آپ کا دیوان آپ کے نامور فرزند مخدوم گرامی حضرت سراج ملت دام ظلہ کے یہاں محفوظ ہے۔

ایک مرتبہ آپ نے رنگون جانے کا قصد کیا۔ آپ نے اپنے شیخ طریقت حضرت چاند شاہ اشرفی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس کا تذکرہ کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے آپ کو وہاں جانے سے منع فرمایا اور کہا کہ وہاں کے حالات اچھے نہیں رہیں گے، تاہم کچھ دنوں بعد آپ ۱۹۲۶ء میں رنگون گئے۔ کچھ دنوں تک وہاں آپ حضرت مفتی سید سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے، پھر رنگون میں

فساد برپا ہوگیا۔فرقہ وارانہ ہنگامہ آرائیاں اور باہمی مشاجرات کے پیش نظر آپ ۱۹۲۸ء میں رنگون سے ممبئی آگئے۔

ممبئی میں جہاں آج رضا جامع مسجد (پھول گلی مسجد) واقع ہے، وہاں مسافر خانہ تھا۔آپ کی کوششوں سے وہیں پر ۱۹۲۹ء میں مسجد کی بنیاد رکھی گئی، اور مسجد کی تعمیر ہوئی۔آپ تاحیات اسی مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔مسجد کے مین گیٹ کی جانب جوراستہ ہے وہ آپ ہی کے نام سے منسوب ہوکر سیدابوالہاشم اسٹریٹ کے نام سے متعارف ہے۔

حضرت حافظ ابوالہاشم علیہ الرحمہ کا طبعی میلان عبادت وریاضت کی طرف زیادہ تھا، اور دنیا سے بے رغبتی کا وصف ظاہر وغالب تھا۔ان علاقوں میں بہت سے لوگ آپ کے حلقہ ارادات میں شامل تھے۔بالعموم آج بھی لوگ آپ کے اخلاق حسنہ اور بلند کرداری سے متأثر اور آپ کے کارنامے کو یاد کرتے رہتے ہیں۔۱۶: شعبان المعظم ۱۳ھ کو آپ کی وفات ہوئی اور آپ اپنے آبائی وطن موضع بین ضلع نالندہ میں مدفون ہوئے۔

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہرباری کرے
حشر تک شان کریمی نازبرداری کرے

ولادت

حضرت سراج ملت دام ظلہ العالی ۲۹/شعبان المعظم (رمضان المبارک کی چاندرات) ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۶/جون ۱۹۵۱ء کو ممبئی میں پیدا ہوئے۔آپ کی والدہ ماجدہ زیادہ تر اپنے وطن موضع بین میں رہا کرتی تھیں، اس لیے آپ کے ایام طفولیت کا بیشتر حصہ موضع بین ہی میں گذرا۔حضرت ملک العلما علامہ ظفرالدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ کا نانیہال موضع بین ہی میں تھا، ان کی ابتدائی تعلیم بھی موضع بین ہی میں ہوئی تھی۔پروفیسر مختارالدین آرزو (۱۹۱۷ء-۲۰۱۰ء) نے مقدمہ صحیح البہاری میں اس کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔

تعلیم تربیت

حضرت سراج ملت کی ابتدائی تعلیم مدرسہ حنفیہ غوثیہ موضع بین (بہار) میں ہوئی۔یہاں آپ نے مولانا عبدالحمید صاحب مرحوم اور سید عبدالحفیظ صاحب مرحوم وغیرہما سے ابتدائی عربی، ناظرۂ قرآن، اردو وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔اس کے بعد ۱۲/سال کی عمر میں آپ ممبئی آگئے۔یہاں آپ نے اپنے والد گرامی حضرت قاری سید ابوالہاشم صاحب اشرفی کے یہاں حفظ قرآن، قرأت وتجوید اور فارسی کی تعلیم حاصل کی، ساتھ ہی عصری علوم سے بھی منسلک رہے، اور انٹرمیڈیٹ تک کی تعلیم حاصل کی۔عربی وفارسی اور دینیات کی مزید تعلیم جناب ڈاکٹر سید محمد صدیق صاحب اور حضرت مولانا محمد اسلم صاحب سے حاصل کی۔

حضور سید العلما مارہروی سے اکتساب فیض

اسلامیات کی اعلیٰ تعلیم کے لیے آپ حضور سید العلما علامہ مفتی سید آل مصطفیٰ مارہروی قدس سرہ العزیز کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔حضرت سید العلما علیہ الرحمہ ممبئی میں کھڑک مسجد کی امامت وخطابت کے منصب پر فائز تھے۔حضرت سراج ملت اپنے استاذ گرامی حضرت سید العلما رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حدیث، تفسیر، فقہ وغیرہ کی کتابیں 4: سال تک پڑھتے رہے۔حضرت سید العلما رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے لائق وفائق شاگرد کو بہت پڑھایا بھی اور بہت کچھ عطا بھی کیا۔

حضرت سراج ملت نے فرمایا کہ حضرت سید العلما علیہ رحمۃ والرضوان جب کبھی بیمار ہوجاتے تو فرماتے کہ اب نہیں پڑھا سکوں گا۔تلمیذ موصوف عرض کرتے کہ حضور میرا کیا ہوگا؟ سید العلما رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جواباً ارشاد فرماتے ”اب پلاؤں گا“۔اپنے نانا کی سنت ادا کروں گا، اور جو میں پلاؤں گا وہ کبھی نہیں بھولوگے“۔

حضرت سراج ملت کے اندر اس قول مبارک کے اثرات نمایاں طور پر موجود ہیں۔یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ عہد ماضی میں بہت سے صاحب کرامت اساتذۂ کرام نے اپنے مخلص تلامذہ کو تعلیم وتربیت کے ذریعے بھی سنوارا، اور انہیں اپنی مقبول ومستجاب دعاؤں میں بھی شامل فرمایا، اور وہ تلامذہ آسمان علم وفضل پر چاندتارے بن کر جگمگانے لگے۔کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ کمزور ذہن طلبہ

اساتذۂ کرام کی خدمت اور ان کی نگاہوں میں اپنی قبولیت کو مستحکم کر لیتے ہیں اور اساتذہ کرام کی نیک دعائیں ان کی دستگیری کرتی ہیں اور وہ قوی الذہن طلبہ پر غالب آجاتے ہیں: **ذلک فضل اللہ یوتیه من یشاء**

بیعت وارادت

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی مصطفےٰ رضا خاں نوری قدس سرہ العزیز سال ۱۹۷۱ء میں حج کو جارہے تھے۔ حضرت سراج ملت اسی موقع پر ممبئی میں حضور مفتی اعظم ہند (۱۳۱۰ھ-۱۴۰۲ھ) کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

اجازت وخلافت

۱۹۷۴ء میں حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو شرف خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز نے اولاً کچھ دیر مراقبہ فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت ساجد میاں مرحوم کو خلافت نامہ اور کچھ دعاؤں کا اجازت نامہ حضرت سراج ملت کے نام بھیجنے کا حکم فرمایا۔ صاحب تذکرہ حضرت سراج ملت صاحب قبلہ کو بھی حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے حد درجہ عقیدت ومحبت ہے، اسی لیے انہوں نے اپنے تعلیمی ادارہ کا نام ''دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ہند'' رکھا ہے۔ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا فیضان دیکھیے کہ یہ دارالعلوم چند ہی سالوں میں ملک کے اطراف واکناف تک شہرت وقبولیت حاصل کرلیا۔ دارالعلوم میں ایک دارالافتاء بھی ہے جو **''رضوی نوری دارالافتاء''** کے نام سے معروف ہے: **اللّٰھم زد فزد**

موئے مبارک سے روشنی کا ظہور

حضور سراج ملت دام ظلہ العالی نے موریشش (ساؤتھ افریقہ) میں دارالعلوم امام احمد رضا قائم فرمایا۔ جہاں آج تعلیمی سلسلہ جاری ہے، اور افریقہ کے علاقوں میں اس ادارے کے ذریعہ مسلک اہل سنت وجماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت ہورہی ہے۔

حضرت سراج ملت مدظلہ العالی کے والد گرامی حضرت حافظ وقاری صوفی سید ابوالہاشم علیہ الرحمۃ والرضوان تقریباً 87: سال قبل حج وزیارت سے واپسی کے وقت حضور اقدس سرور دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک لائے تھے۔ وہ موئے مبارک رضا جامع مسجد پھول گلی (ممبئی) کے زیر اہتمام بحفاظت تمام رکھا گیا۔ ہر سال ۱۲ر ربیع النور شریف کو اس موئے مبارک کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ ہزاروں لوگ حاضر ہوکر زیارت سے مستفیض ہوتے ہیں۔ موئے مبارک میں کئی شاخیں بھی نکل چکی ہیں۔

اسی موئے مبارک کی ایک شاخ حضرت سراج ملت دارالعلوم امام احمد رضا افریقہ خصوصی اہتمام کے ساتھ لے گئے۔ جب وہاں پہنچے تو کچھ لوگوں نے یہ کہنا شروع کردیا اگر یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک ہے تو اس کی سند کیا ہے؟ اس کا ثبوت پیش کریں۔ حضور سراج ملت نے فرمایا کہ اس کی گواہی میں نہیں، خود موئے مبارک سے ظاہر ہوگی، اور یہ معاملہ آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد کردیا۔ موئے مبارک کو ایک خاص کمرے میں ادب واحترام کے ساتھ رکھا گیا تھا۔

جب رات ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ نور کی شعاعیں اس گھر میں کھڑکی کے ذریعہ آرہی ہیں اور جارہی ہیں، جس کی وجہ سے سارا علاقہ روشن ومنور ہوگیا ہے۔ یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا، دور دراز کے لوگوں نے بھی آکر اس منظر کو دیکھا، یہاں تک کہ وہاں کے میڈیا والوں نے بھی اس چیز کو دیکھا اور اس کی خوب تشہیر کی۔ اس واقعہ کی کافی شہرت ہوئی۔ آج بھی اس کی ایک فائل تصویر محفوظ ہے جس میں نور کی وہ لڑی نظر آتی ہے۔ اس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب اس موئے مبارک کی نسبت کی سچائی اور صداقت اللہ تعالیٰ نے خود ظاہر فرمادی۔ اب مخالفین کو شرمندگی ہوئی اور موافقین حد درجہ خوش ہوئے۔

آستانۂ داتا شہید خونِ رواں کی تعمیر

حضرت سید رفیع الدین شاہ خونِ رواں علیہ الرحمہ کا آستانہ پٹنہ (بہار) میں واقع ہے۔

بتایا جاتا ہے کہ مزارِ مقدس کی تعمیر کے لیے سنی حضرات کوشش کر رہے تھے، مگر وہاں وہابیوں کی بھی آبادی ہے۔ ان لوگوں نے تعمیر کے سلسلے میں رکاوٹ ڈال دی اور تعمیر سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی، یہاں تک کہ کورٹ میں مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ وہاں کے مجاور نے کیس کے ذمہ داری سنبھالی۔ آخر کار ایک مدت بعد وہ مجاور کیس سے پریشان ہوگئے، اور کورٹ کی ساری فائل مزارِ پر انوار پر رکھ کر عرض کیا: حضور میں کیس لڑلڑ کر تھک چکا ہوں۔ اب یہ آپ کے ذمے ہے۔

اس کے بعد صاحب مزار کے سینۂ مبارک کی طرف سے خون جاری ہوگیا اور یہ سلسلہ تین دن تک 15 تا 18: رجب المرجب ۱۴۱۴ھ مطابق 29: دسمبر تا 01: جنوری ۱۹۹۴ء جاری رہا۔ وہاں کے سارے لوگوں نے دیکھا۔ ان میں سے کچھ وہابیوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ سب سنیوں کا کھیل ہے۔ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر کورٹ نے مزار کے مجاور سے کورٹ میں خون پیش کرنے کے لیے کہا، لہٰذا خون کورٹ میں پیش کیا گیا۔ جانچ سے یہ ثابت ہوا کہ یہ کسی زندہ انسان کا خون ہے۔ اس کے بعد کورٹ نے فیصلہ سنیوں کے حق میں سنایا، اور مزار کی تعمیر کی اجازت مل گئی۔ اجازت ملتے ہی حضور سراجِ ملت پٹنہ پہنچ کر مزار کا معاینہ کیا اور تعمیراتی کام شروع کر دیا اور اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

وضاحت

مذکورہ بالا ذاتی حالات وواقعات حضور سراج ملت دام ظلہ العالی نے اپنی متعدد نشستوں میں مجھ سے بیان فرمائی تھیں۔ اب اس کے بعد کے تحریر کردہ حالات میں نے دیگر ذرائع سے حاصل کر کے جمع کر دیا ہے، تاکہ حیات نامہ کا ایک مضبوط خاکہ تیار ہو جائے۔

آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت

حضرت سراج ملت دام ظلہ العالی کی بہت سی دینی، ملی وسماجی خدمات ہیں۔ آپ اسلام وسنیت کے ایک عظیم داعی اور مسلک ومذہب کے ایک سرگرم مبلغ ہیں۔ آپ آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت (ریاست مہاراشٹر) کے سربراہ ہیں۔ ذیل میں سنی تبلیغی جماعت کا ایک مختصر تعارف تحریر کیا

جاتا ہے، اور اس کے بعد صاحب تذکرہ کی کچھ تبلیغی واشاعتی خدمات کا ذکر بھی مرقوم ہوگا۔

پاسبان ملت خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی (۱۹۲۲ء-۱۹۹۰ء) اور مناظر اہل سنت رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری (۱۹۲۵ء-۲۰۰۲ء) کے نام سے کون سنی ناواقف ہے۔ بیسوی صدی کا نصف حصہ ان دونوں رہنماؤں کی مسلکی وملی خدمات سے لبریز ہے۔ ان دونوں بزرگوں کے تحریری، تقریری، تبلیغی، تعمیری، ملکی وسیاسی کارناموں کا اعتراف اپنوں اور بیگانوں، سبھوں نے کیا ہے۔ حافظ ملت حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی (۱۸۹۴ء-۱۹۷۶ء) ان دونوں سے حد درجہ محبت فرماتے تھے۔

پاسبان ملت حضرت علامہ نظامی علیہ الرحمہ، حضور مجاہد ملت رئیس اعظم اڑیسہ حضرت مولانا شاہ حبیب الرحمٰن عباسی قادری رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۲۲ھ-۱۴۰۱ھ) کے تلامذہ میں سے تھے، اور الجامعۃ الاشرفیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ حضرت رئیس القلم علامہ ارشد القادری قدس سرہ العزیز الجامعۃ الاشرفیہ کے فارغ التحصیل اور تنظیم ابنائے قدیم: الجامعۃ الاشرفیہ (مبارکپور) کے صدر تھے۔ حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتداءً ناگپور میں درس وتدریس کی خدمت انجام دی۔ اس کے بعد حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے حکم کے مطابق جمشید پور ٹاٹا چلے گئے۔ وہاں آپ نے مدرسہ فیض العلوم قائم فرمایا، اور بہار، یوپی، جھارکھنڈ، دہلی اور ہندوستان کی دیگر ریاستوں بلکہ بیرون ممالک میں بھی مدارس کا قیام فرمایا۔ تبلیغ دین کے لیے ایک عالمی تحریک ''دی ورلڈ اسلامک مشن'' کا قیام فرمایا۔

بتایا جاتا ہے کہ آپ دینی خدمات میں اس قدر مصروف رہا کرتے کہ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے بمشکل ہی کچھ وقت نکال پاتے۔ اخیر عمر میں آپ نے جامعہ نظام الدین اولیا (دہلی) تعمیر فرمائی، جہاں مدارس عربیہ کے فارغین دعوت وتبلیغ دین کی تربیت پاتے ہیں، اور انہیں عربی اور انگریزی زبان وادب میں مہارت پیدا کرنے کی ہر طرح کی تدریسی وتمرینی کوششیں کی جاتی ہیں۔

قائد اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ اپنے عہد کے بے مثال مناظر، صاحب

طرز ادیب ومصنف اور ایک مقبول ترین خطیب تھے۔ بے شمار تحریریں اور کتب ورسائل آپ کی یادگار ہیں۔ زلزلہ، زیروزبر، لالہ زار، تعزیرات قلم، تبلیغی جماعت حقائق کے اجالے میں، جماعت اسلامی، لسان الفردوس، وغیرہ کتابیں دل نشیں اسلوب بیان، شستہ زبان وادب اور اپنے قاہر دلائل اور عمدہ طرز استدلال کی وجہ سے رہتی دنیا تک داد تحسین حاصل کرتی رہیں گی۔ ان چند سطور میں علامہ موصوف کے محامد ومحاسن اور فضائل ومناقب کی نقاشی نہیں کی جاسکتی۔

تیرے جمال کی زیبائیاں ادا نہ ہوئیں
ہزار کام لیا میں نے خوش بیانی سے

خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمۃ والرضوان ان عہد ساز شخصیتوں میں سے تھے کہ صدیوں تک جن کا کوئی مماثل ومتبادل نظر نہیں آتا۔ دنیا مدت دراز تک ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ آپ کا وطن موضع سرائے غنی تحصیل پھولپور ضلع الہ آباد تھا۔ آپ نے الہ آباد ہی میں حضور مجاہد ملت علامہ شاہ حبیب الرحمٰن عباسی، شمس العلما حضرت مفتی نظام الدین الہ آبادی اور دیگر علمائے کرام سے علوم دینیہ کی تحصیل فرمائی۔ اپنے استاذ حضرت مولانا نظام الدین الہ آبادی کی طرف خود کو منسوب کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ نظامی لکھا کرتے تھے۔ آپ کی تعلیم از میزان تا بخاری شریف مدرسہ سبحانیہ الہ آباد میں ہوئی۔ آپ نے مفتی سید عبدالقدوس صاحب اڑیسوی، مولانا حکیم محمد احسن صاحب بہاری وغیرہما سے بھی بعض کتابیں مدرسہ مصباح العلوم الہ آباد میں پڑھی۔ (خطبات نظامی ص ۱۶/ر)

الہ آباد میں دار العلوم غریب نواز کے نام سے ایک عظیم الشان تعلیمی ادارہ قائم فرمایا۔ ممبئی میں ادارہ شرعیہ (مہاراشٹر) قائم فرمایا۔ کرناٹک میں بہت سے مدارس ومکاتیب قائم فرمائے۔ ریاست کرناٹک کے اکثر قدیم مدارس اسلامیہ آپ ہی کی تحریک پر قائم ہوئے ہیں۔ راجستھان میں بھی آپ کی تعمیری وتبلیغی خدمات ہیں۔

ڈاکٹر اقبال کو شاعر مشرق کا خطاب دیا گیا۔ اس کے بعد آج تک کسی کو اس خطاب سے نوازا نہ گیا۔ اسی طرح حضرت علامہ نظامی کو خطیب مشرق کے خطاب سے سرفراز کیا گیا، اور ان کے بعد

ہندوستان و پاکستان میں کوئی واعظ وخطیب یہ اعزاز نہ پاسکا۔ جنہوں نے انہیں دیکھا، وہ لوگ بتاتے ہیں کہ حضرت علامہ نظامی صاحب اپنے احباب ومتعلقین کے مابین جب مجلسی گفتگو فرماتے تو ایسا تاثر پیدا ہوجاتا گویا کہ آپ اسٹیج پر خطاب فرمارہے ہوں۔

حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان بھیونڈی (ممبئی) کے مناظرہ میں صدر مناظرہ تھے، اور حضرت علامہ نظامی علیہ الرحمہ بحیثیت مناظر دیوبندی مناظر کے سوالوں کے جواب اور ان پر سوالات قائم فرمارہے تھے۔ حضور مجاہد ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی حاضر جوابی، دنداں شکن طرز استدلال اور آپ کے حیران کن انداز تخاطب کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ اگر میرے پاس وسعت ہوتی تو نظامی کو سونے سے تول دیتا۔ (خطبات نظامی ص ۱۱)

آپ خوش طرز قلمکار بھی تھے۔ جس طرح آپ کی تقریریں فصاحت وبلاغت کی تصویریں مجسم ہوتیں، اسی طرح آپ کی تحریریں ادبی الفاظ سے مزین، عمدہ اور سلیس تراکیب سے مرصع، حسین اسلوب نگارش سے آراستہ، معانی ومفاہیم کا ایک عظیم گلدستہ اور قارئین کے لیے انتہائی متاثر کن ہوتیں۔ آپ کی ایک درجن سے زائد کتابیں طبع ہوچکی ہیں۔ آپ کی تصانیف میں ''خون کے آنسوں'' کو کافی شہرت اور عوام وخواص کے مابین خوب پذیرائی ملی۔

عروس البلاد ممبئی میں علامہ نظامی کی تقریریں خوب پسند کی جاتیں۔ عہد شباب سے عمر کے اخیر حصہ تک اہل ممبئی آپ کو مدعو کرتے رہے۔ حضرت سید العلما رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ممبئی میں رہا کرتے تھے۔ ابتدائی عہد میں علامہ نظامی کی فصیح وبلیغ تقریریں عوام کو بمشکل ہی سمجھ میں آتیں، یونہی رفتہ رفتہ علامہ نظامی کے تجربات بڑھتے گئے۔ انداز بیان نکھرتا گیا، مافی الضمیر کی عمدہ تعبیر کا ملکہ ہوتا گیا اور آپ ایسے قادر الکلام خطیب ہوگئے کہ آپ کی تقریر فصیح وبلیغ ہونے کے باوجود عوام الناس کے دائرہ فہم سے باہر نہیں ہوتی، بلکہ حسن بیان کا لطف انہیں بھی محسوس ہوتا اور علما ودانشوران کا باذوق طبقہ خواہ وہ سنی ہو یا غیر سنی، آپ کی تقریروں کو بغور سنتا اور ان پر محویت ووجد کا عالم طاری ہوجاتا۔ درحقیقت آپ کی تقریریں جس طرح ظاہری محاسن سے مزین ہوتیں، اس سے کہیں زیادہ علمی نکات، فکری دقائق اور تحقیقی مواد پر مشتمل ہوتیں۔ نادر روزگار اساتذہ کرام نے

آپ کی بے مثال تربیت فرمائی تھی۔آپ اپنے استاذ گرامی حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے بارے میں رقم طراز ہیں:

عشا کے بعد مطالعہ کے عادی نہ تھے،نماز عشا پڑھ کر سو جاتے۔تہجد کے وقت مطالعہ فرماتے۔مجھے یاد ہے کہ جب مولانا نظام الدین صاحب کی بخاری شریف کی تعلیم ہو رہی تھی،تو تہجد کے بعد نماز فجر سے پہلے بخاری شریف کا درس ختم ہو جاتا۔طبیعت سہل پسند واقع نہ تھی، بلکہ دقت طلب تھی۔ہم لوگوں کو حاشیہ دیکھنے سے روکتے،فرماتے: مطالعہ میں حاشیہ کی پابندی نہ کرو، ورنہ ذہن کمزور ہو جائے گا۔بغیر حاشیہ دیکھے متن کو حل کرو۔چنانچہ عام درسگاہوں میں قطبی کے بعد ملاحسن داخل نصاب ہے،لیکن وہ ملاحسن کی بجائے شرح مرقات پڑھاتے کہ یہ بالکل معری ہے۔اس پر ایک سطر کا حاشیہ نہیں۔یہ حضرت علامہ عبد الحق خیرآبادی کی کتاب ہے۔کہنے کے لیے مرقات کی شرح ہے،لیکن یہ منطق کی بہت سی کتابوں پر بھاری ہے۔اس کے پڑھانے والے بہت کم ملتے ہیں۔(خطبات نظامی ص ۱۸)

حضرت علامہ نظامی علیہ الرحمہ ۱۹۲۲ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۹۰ء میں دارالبقا کی طرف کوچ کر گئے۔(انا للہ وانا الیہ راجعون)علامہ ممدوح نے تعمیری، تنظیمی تحریری،تقریری ہر قسم کی خدمات کی بے شمار یادگاریں ہمیں عطا فرما گئے۔یہ ایسی ہستیاں ہیں کہ جن کی مثالیں نادر و نایاب ہیں۔

غبار راہ سے کہہ دو سنبھالے نقش قدم
زمانہ ڈھونڈے گا انہیں رہبری کے لیے

سنی تبلیغی جماعت کا قیام

علامہ نظامی سنیت کے لیے ایک دردمند دل رکھتے تھے۔آپ نے فروغ سنیت اور مسلک کی ترویج وارتقاء اور خدائے تعالیٰ کا پیغام خدا کے بندوں تک پہنچانے کے لیے ''سنی تبلیغی جماعت'' قائم فرمایا،اور اپنی زندگی میں اس کے فروغ کے لیے خوب جدوجہد فرمایا۔آپ کی سعی پیہم سے ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں سنی تبلیغی جماعت کا کام شروع ہوا۔اس کا مرکزی

دفتر (ہیڈ آفس) دار العلوم غریب نواز الہ آباد میں تھا اور مختلف ریاستوں میں ایک یا کئی ایک علاقائی مراکز تھے۔علاقائی مراکز اور اس کے برانچ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ریاست	مرکز	امیر
مہاراشٹر	رضا جامع مسجد پھول گلی ممبئی	حضرت سراج ملت دام ظلہ
راجستھان	قصبہ باسنی ناگور	مولانا ضمیر احمد رضوی مرحوم، حال امیر: مفتی ولی محمد رضوی (باسنی)
یوپی	دار العلوم غریب نواز الہ آباد	
یوپی	بنارس	
بہار	سلطان گنج پٹنہ: الجامعۃ الرضویہ: پٹنہ	
بہار	دربھنگہ: بہیڑہ	
مدھیہ پردیش	جامع مسجد مدار ٹیکری جبل پور	حضور برہان ملت علیہ الرحمہ
کرناٹک	ہبلی	
کرناٹک	منڈگوڈ	الحاج بڈھن صاحب
کرناٹک	سنی جامع مسجد شاہ عالم دیوان شیموگہ	عبد الستار نظامی صاحب

حضرت علامہ نظامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آج سے قریباً ۴۰ رسال پہلے سال ۱۹۷۰ء میں سنی تبلیغی جماعت کا قیام فرمایا تھا،تاکہ دیابنہ کی تبلیغی جماعت کے اثرات کو زائل کیا جائے اور ان کے عہد میں اچھا خاصہ کام بھی ہوا۔ان کی وفات کے بعد راجستھان یونٹ اور مہاراشٹر یونٹ کی خدمات آج بھی زور و شور کے ساتھ جاری ہیں۔دیگر ریاستوں میں یہ تحریک اپنا وجود کھو چکی ہے۔

سنی تبلیغی جماعت کے مبلغین صرف علمائے کرام ہوا کرتے ہیں،بوقت ضرورت علمائے کرام کو وظائف دے کر مختلف علاقوں میں تبلیغی خدمات کے لیے مقرر کیا جاتا ہے۔سنی تبلیغی جماعت کی راجستھان یونٹ کے زیر اہتمام چار سو مدارس و مکاتب میں طلبہ کو علوم دینیہ سے آراستہ کیا جارہا ہے۔راجستھان یونٹ کا صدر مقام قصبہ باسنی ضلع ناگور ہے۔

عالمی وملکی کانفرسوں میں شرکت

حضرت سراج ملت مسلک اہل سنت وجماعت کے ایک عظیم خطیب ہیں اور فروغ سنیت کا جذبہ آپ کے خمیر میں شامل ہے۔ مسلک وملت کی فلاح بہبود کے لیے آپ ہمیشہ کوشاں نظر آتے ہیں۔ دینی ومذہبی مسائل کے لیے ہمہ دم متفکر رہا کرتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس امیر کو اچھے مشیر میسر آجاتے ہیں وہ عمدہ کارناموں کی جانب بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں اور ان کی خدمات کے دیرپا اثرات سے قریب وبعید کا ہر فرد استفادہ کرتا رہتا ہے اور ان امیر کے کارہائے نمایاں دیگر افراد کو بھی دعوت فکر دیتے رہتے ہیں۔ ان مثالی شخصیتوں میں ایک نام حضرت سراج ملت کا بھی ہے۔ جو سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ واضح رہے کہ آپ کی شہرت وعزت تقریر وخطابت کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ مسلکی ومذہبی خدمات کی وجہ سے ہے اور آپ اپنی عمدہ کارکردگی کی وجہ سے اہل سنت وجماعت کی بہت سی عالمی کانفرسوں میں مدعو اور شریک ہوئے۔

غیر ممالک کے دورے

حضور سراج ملت کے ارادت مندوں اور ارباب عقیدت کی ایک کثیر تعداد غیر ممالک میں آباد ہے۔ آپ ان کی دعوت پر مختلف ممالک تشریف لے گئے، اور وہاں آپ نے دین وسنیت کی ترویج وترقی کے لیے حتی المقدور جدوجہد فرمایا۔ بعض ملکوں میں آپ کی عظیم خدمات موجود ہیں۔ ماریشش میں آپ نے ایک عظیم تعلیم گاہ بنام ''دارالعلوم امام احمد رضا'' تعمیر فرمایا، جو بحسن وخوبی ارتقائی منازل کی طرف برق رفتاری کے ساتھ رواں دواں ہے۔

اکابرین اہل سنت سے تعلقات

ایک طویل زمانے سے عروس البلاد ممبئی علمائے اہل سنت وجماعت کا مرکز بنا ہوا ہے۔ سنی علما کی ملک گیر تنظیم ''سنی جمعیۃ العلما'' کا مرکزی مقام بھی ممبئی شہر ہی تھا اور ہے۔ سید العلما حضرت علامہ سید آل مصطفیٰ برکاتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بنیاد رکھی تھی، اور بہت دنوں تک حضرت سید

العلما رحمۃ اللہ علیہ اس تنظیم کے صدر رہے۔

ہندوستان کے مختلف علاقوں سے علمائے اہل سنت کا گاہے بگاہے ممبئی میں ورود ہوتا رہا ہے۔ باہر سے آنے والے علمائے کرام بالعموم مساجد میں قیام فرماتے ہیں۔ حضرت سراج ملت دام ظلہ العالی کی مسجد میں بھی علمائے کرام کے قیام کا انتظام رہتا۔ اس طرح بہت سے علمائے کرام سے خود بخود روابط پیدا ہوجاتے۔ نیز وہ علمائے اہل سنت واکابرین دین وملت جن سے آپ کے عمدہ روابط تھے۔ ان حضرات کے اسمائے گرامی مرقومہ ذیل ہیں:

(۱) تاجدار اہلسنّت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان (بریلی شریف)
(۲) حضور برہان ملت علامہ مفتی برہان الدین علیہ الرحمہ (جبل پور)
(۳) حضور مجاہد ملت حضرت مولانا شاہ حبیب الرحمٰن علیہ الرحم (دھام نگر: اڑیسہ)
(۴) حضور سید العلما حضرت مولانا شاہ سید آل مصطفیٰ علیہ الرحمہ (مارہرہ شریف)
(۵) حضور احسن العلما حضرت مولانا شاہ سید مصطفیٰ حیدر حسن علیہ الرحمہ (مارہرہ شریف)
(۶) حافظ ملت حضرت علامہ عبد العزیز علیہ الرحمہ (بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور)
(۷) حضور مفسر اعظم محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں علیہ الرحمہ (بریلی شریف)
(۸) محبوب ملت حضرت مفتی محبوب علی خاں علیہ الرحمہ (لکھنو، مقیم ممبئی)
(۹) حضرت علامہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ (مدینہ منورہ)
(۱۰) حضور بدر ملت علامہ بدر الدین قادری علیہ الرحمہ (بستی: یوپی)
(۱۱) شیخ العلما علامہ غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ (میرٹھ: یوپی)
(۱۲) شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ (گھوسی: مئو)
(۱۳) فقیہ ملت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ (بستی: یوپی)
(۱۴) فقیہ اعظم شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ (گھوسی: مئو)

اولاد وامجاد

حضور سراج ملت کی آٹھ اولادیں۔ پانچ صاحبزادگان ہیں اور تین صاحبزادیاں۔

(۱) آپ کے فرزند اکبر حضرت حافظ سید جیلانی میاں زیدمجدہ رضا جامع مسجد (پھول گلی: ممبئی) کے قائم مقام خطیب وامام ہیں۔

(۲) آپ کے دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا سید ہاشمی میاں زیدفضلہ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ممبئی کے ناظم اعلیٰ اور صدر مدرس ہیں۔ مولانا موصوف کو حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری دامت برکاتہم العالیہ سے اجازت وخلافت کا شرف حاصل ہے۔

(۳) تیسرے فرزند حضرت مولانا حافظ وقاری سید احمد رضا نورانی میاں صاحب کرناٹک میں مسلک اہلسنّت وجماعت کی ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہیں۔

(۴) چوتھے فرزند سید محمد ابوالہاشم سبحانی میاں سلمہ (۵) اور پانچویں فرزند اعجاز احمد مدنی میاں سلمہ ابھی زیر تعلیم ہیں۔

مریدین وخلفا

حضور سراج ملت کے مریدین کی ایک طویل تعداد ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ تعداد لاکھ سے زائد ہے۔ آپ کے خلفا کی بھی ایک بڑی تعداد ہے۔ بعض خلفا کے مریدین کی بھی اچھی خاصی تعداد ہے۔ موصوف سرپرستی میں ایک درجن سے زائد ادارے کام کررہے ہیں۔ ان میں طلبہ اور مدرسین بھی بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ ان اداروں سے وابستہ افراد بھی بڑی تعداد میں ہیں۔ اس طرح دیکھا جائے تو موصوف کا حلقۂ اثر پانچ لاکھ سے زائد تک پہنچ جاتا ہے۔

مشائخ اہل سنت کی خلافت واجازت

حضرت سراج ملت کو حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے علاوہ بھی متعدد مشائخ اہل سنت کی خلافت واجازت حاصل ہے۔ حضور برہان ملت (جبل پور)، حضرت سید طاہر میاں (بلگرام

شریف) اور ضیغم اہلسنّت حضرت علامہ حسن علی میلسی صاحب (پاکستان) نے بھی آپ کو اجازت وخلافت عطا فرمائی ہے۔ حضرت علامہ میلسی کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے چار خلفائے کرام سے اجازت وخلافت حاصل ہے۔ علامہ میلسی نے ان چاروں کی خلافت واجازت حضرت سراج ملت کو عطا فرمایا اور اس سے متعلق ایک وضاحتی تحریر بھی رقم فرمائی، جو درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فقیر! سراج ملت مجاہد مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی اطال اللہ عمرہ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ وسلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ سراجیہ کی اجازت اور خلافت دیتا ہے، اور اوراد واعمال ووظائف رضویہ کی اجازت دیتا ہے۔ جس طرح اس فقیر قادری گدائے رضوی کو سیدنا سرکار مفتی اعظم شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ شاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب نوری بریلوی، خلیفۂ اعلیٰ حضرت ملک العلما سلطان الفقہا مولانا شاہ محمد ظفر الدین احمد فاضل بہاری، حضور نائب اعلیٰ حضرت سیدی سندی محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قادری رضوی چشتی صابری، نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم مولانا شاہ علامہ محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں بریلی قدست اسرارہم سے حاصل ہے۔ مذہب حق مذہب اہل سنت، مسلک حق مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ دعوت صالحہ میں اس فقیر بے توقیر کو یاد رکھیں۔

رضا جامع مسجد میں دینی خدمات

۴؍سال ۴؍ماہ اور ۴؍دن کی عمر میں آپ کی بسم اللہ خوانی، عامل شریعت استاذ القرا حضرت علامہ حافظ وقاری سید محمد ابولہاشم علیہ الرحمہ نے عوام وخواص کی موجودگی میں نہایت تزک واحتشام کے ساتھ کرایا۔ 15: سال کی عمر میں آپ نے حفظ قرآن مکمل فرمایا۔ 16: سال کی عمر میں پہلی بار رضا جامع مسجد پھول گلی (ممبئی) میں نماز تراویح سنائی، جس پر مسلمانان ممبئی نے بہت خوشی ومسرت کا اظہار کیا۔

آپ رضا جامع مسجد پھول گلی (ممبئی) میں تقریباً نصف صدی سے امامت وخطابت کے

فرائض انجام دے رہے ہیں۔آپ کے والد ماجد علیہ الرحمہ کی طبیعت جب سخت علیل ہوئی تو آپ نے مسجد کے ذمہ داروں کے نام ایک خط تحریر فرمایا، جس میں اپنے صاحبزادے (حضرت سراجِ ملت) کو مستقل طور پر امامت وخطابت کے لیے بحال کرنے کی درخواست کی، جس خط پر سرکار مفتی اعظم کی بھی تاکیدی جملے اور دستخط تحریر ہیں۔وہ مکتوب مرقومہ ذیل ہے۔

۷۸۶/۹۲

ذوالمجد والکرم جناب مولانا محمد سالم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج اقدس؟

بذریعہ تحریر ہٰذا ملتمس خدمت ہوں کہ میں بوجہ امراض چشم وضعف بصارت اپنے فرائضِ خطابت وامامت کی انجام دہی سے مجبور ہوگیا ہوں، بایں سبب سات مہینوں سے مسلسل میرے فرزند حافظ سید سراج اظہر رضوی قادری سلمہ الباری امامت وخطابت کے فرائض کو بحمد اللہ تعالیٰ بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میری جگہ پر میرے فرزند حافظ سید سراج اظہر رضوی قادری کو مہربانی فرما کر مستقل طور پر مقرر کر دیا جائے: فقط والسلام

سید ابوالہاشم بہاری عفی عنہ

۳؍جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۷؍جون ۱۹۷۱ء

نوٹ: میرے کم وبیش چالیس ۴۰؍سالہ خدمات کو پیش نظر رکھ کر میری اس درخواست پر غور وفکر کیجئے۔ سید ابوالہاشم عفی عنہ

اسی مکتوب پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے درج ذیل تائیدی جملے تحریر فرمائے۔

۷۸۶

جب امام کے صاحبزادے ان کی جگہ امامت کررہے ہیں، امام انہیں اپنی جگہ رکھ لینے کے لیے کہتے ہیں۔اگر صاحبزادے امامت کے اہل ہیں، تو امام کی درخواست قبول کر لینا ہی چاہئے۔

فقیر مصطفٰے رضا

عامل شریعت، رہبر طریقت صوفی باصفا استاد القرا حضرت علامہ حافظ وقاری سید محمد ابوالہاشم علیہ الرحمہ قریباً چالیس سال تک رضا جامع مسجد (پھول گلی: ممبئی) میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔آپ اردو وعربی کے قادرالکلام شاعر تھے۔آپ کا لکھا ہوا مندرجہ ذیل قطعہ، رضا جامع مسجد (پھول گلی) کی پہلی منزل پر کندہ ہے۔

مسجد مبنی علی التقٰی — معبد للہ موسس
کیف ارخ ارخا مبینا — ان ھذا بیت مقدس

سراج ملت کی سماجی خدمات

(۱) ''قطب کوکن مخدوم علی مہائمی فلائی اوور بریج''

یہ عروس البلاد ممبئی کا مشہور اور نامور بریج ہے، جو بھنڈی بازار میں واقع ہے۔یہ بریج نہایت طویل ہے، حضرت سراجِ ملت کی کاوشوں اور محنتوں سے اس بریج کا نام 'قطب کوکن مخدوم علی مہائمی بریج' رکھا گیا۔اس بریج کے افتتاح کے موقع مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ کے علاوہ کئی اہم دینی وسیاسی شخصیات نے شرکت کی۔حضور سراجِ ملت نے اس موقع پر حق گوئی وبے باکی کا اظہار فرماتے ہوئے ایک بیان دیا، جسے ممبئی کے مشاہیر اخبارات نے سرخی بنایا۔وہ سرخی یہ ہے۔

''مہاراشٹر سرکار نے ایک اہم وعدہ پورا کیا۔اب قربانی کے لیے وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کی شرانگیزی کو روکے''

اس موقع پر محبوب العلما علامہ مفتی محبوب رضا روشن القادری علیہ الرحمہ نے کہا تھا:

ہزار کاموں میں قطب کوکن برج خوشی میں یہ کہہ رہا ہے
کہ شہر ممبئی کی خفتہ قسمت جگا رہے ہیں سراجِ ملت

(۲) ''امام احمد رضا چوک''

(۳) ''سبیل غریب نواز''

یہ دونوں (چوک اور سبیل) عروس البلاد ممبئی کے مشہور بازار یعنی نل بازار میں واقع ہے۔

(۴) ''سید ابوالہاشم اسٹریٹ''

یہ اسٹریٹ بھی عروس البلاد ممبئی کی مشہور گلی یعنی پھول گلی میں واقع ہے، جو آپ ہی کی محنتوں سے ''بالوگلی'' سے ''سید ابوالہاشم اسٹریٹ'' کے نام سے موسوم ہوئی۔

سراج ملت معاصرین کی نظر میں

مشائخ عظام وعلمائے کرام نے اپنی تحریروں میں جو القاب وآداب حضور سراج ملت کے لیے استعمال فرمائے، ان القاب وآداب کا منتخب حصہ حاضر خدمت ہے۔ ان القاب کے ذریعہ علما ومشائخ کی نظر میں حضرت موصوف کی قبولیت واحترام کا پتہ چلتا ہے۔

☆ حضرت سید آل رسول نظمی میاں، مارہرہ شریف:

برادر عزیز آبروئے مسلک اعلیٰ حضرت ناشر فکر حضور مفتی اعظم ہند الحاج سید سراج اظہر صاحب قبلہ۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت سراج ملت حضرت سید سراج اظہر صاحب قادری برکاتی نوری

☆ مفتی ابوداؤد صاحب، پاکستان:

خلیفہ حضور مفتی اعظم سراج ملت حافظ مولینا سید سراج اظہر رضوی نوری،

☆ حضرت سید شاہ آل رسول طاہر میاں صاحب، بلگرام شریف:

ایک عظیم ولی کامل شخصیت خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراج ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی نوری سربراہ اعلیٰ وبانی دار العلوم فیضان مفتی اعظم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت پیر طریقت خلیفۂ مفتی اعظم سراج ملت حضرت مولینا سید سراج اظہر صاحب، صدر انجمن برکات رضا

☆ علامہ محمد حسن علی میلسی پاکستان:

محبّ محترم جاں نثار مسلک اعلیٰ حضرت مولانا علامہ سید سراج اظہر صاحب رضوی نوری زید

علمہ وفضلہ۔

سراجِ ملت مجاہد مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی اطال اللہ عمرہ

سراج ملت خلیفۂ مفتی اعظم علامہ سید سراج اظہر رضوی مصطفوی

☆ حضرت سید اویس مصطفیٰ قادری، بلگرام شریف:

خلیفہ مفتی اعظم مولانا سید سراج اظہر حفظہ اللہ تعالیٰ

☆ حضرت مفتی سید حسینی میاں اشرفی مصباحی، ناگپور:

وقار آبروئے اہل سنت حضرت علامہ سراج ملت سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی برکاتی مدظلہ العالی

☆ حضرت مولانا مفتی عبد الشکور صاحب مصباحی، شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور:

سراج ملت حضرت مولانا سید شاہ سراج اظہر صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ

☆ شہزادۂ حضور ملک العلما مختار الدین آرزو:

سراج ملت مولانا سید سراج اظہر قادری صاحب۔

☆ نبیرۂ حضور ملک العلما سید حسین امام صاحب، امریکہ:

جناب حضرت سراج ملت سید شاہ سراج اظہر صاحب مدظلہ العالی

☆ امام النحو حضرت مفتی بلال احمد نوری:

پیر طریقت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت خلیفہ حضور مفتیٔ اعظم ہند، سراج ملت حضرت علامہ الحاج سید سراج اظہر قادری نوری برکاتی بانی وسربراہِ اعلیٰ دار العلوم فیضان مفتی اعظم ممبئی۔

☆ محبوب العلما علامہ مفتی محبوب رضا روشن القادری:

درافشان سحاب معرفت، ضیغم رضویت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت سراج ملت خلیفۂ مفتی اعظم حضرت مولینا الحاج الشاہ سید سراج اظہر صاحب رضوی بانی وسربراہ اعلیٰ دار العلوم فیضان مفتی اعظم

وانجمن برکات رضا پھول گلی ممبئی۔

☆ حضرت مفتی منیر صاحب قبلہ پاکستان:

حضرت سراج ملت علامہ سید سراج اظہر رضوی نوری صاحب

☆ حضرت مفتی افضال صاحب، بریلی شریف:

شمع ملت حضرت سراج ملت دام ظلہ

☆ حضرت سید ڈاکٹر طلحہ رضوی برقؔ صاحب، پٹنہ:

حضرت مخدوم ذوالمجد والکرم سراج ملت علامہ سید سراج اظہر صاحب

☆ حضرت مولانا مفتی سلطان رضا صاحب بہرائچ شریف:

یادگار سلف حجۃ الخلف سراج الملت والدین حضرت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر صاحب قبلہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند بانی وسربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم

☆ حضرت علامہ مفتی مکرم صاحب دہلی:

پیشوائے اہل سنت، محترم جناب علامہ سید سراج اظہر صاحب نوری رضوی مدظلہ العالی۔

☆ حضرتمفتی امان الرب صاحب قبلہ، گونڈہ:

سراجِ ملت حضرت علامہ سید سراج اظہر قبلہ

☆ حضرت مفتی اشرف رضا صاحب قبلہ، ممبئی:

سراجِ ملت، خواجہ تاش، پیرطریقت، حضرت مولانا الحاج الشاہ السید سراج اظہر قادری رضوی مدظلہ النورانی

☆ حضرت سبحانی میاں کے خط کا اقتباس:

محترم کرم فرما حضرت علامہ شاہ سید سراج اظہر صاحب رضوی دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ (حضرت سراجِ ملت) کو میں تقریباً ۳۵ ر سال سے جانتا ہوں۔ آپ کی خدمات کو بھی خوب جانتا ہوں خانوادۂ رضویہ کے اطراف سے جو تعلق آپ کا ہے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی

اشاعت وترویج کے سلسلے میں جو کار ہائے نمایاں آپ کے ہیں، وہ اہل سنت پر پوشیدہ نہیں۔ آپ کی ذات لائق احترام ہے۔ آپ میرے جد کریم حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ کے خلیفۂ ارشد ہیں۔

فقط والسلام مع الاحترام

فقیر قادری محمد سبحان رضا خاں سبحانی

سجادہ نشین ومتولی درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف یوپی۔

☆ علامہ مفتی قاضی شہید عالم رضوی صاحب قبلہ:

سراج ملت حضرت سید سراج اظہر صاحب قبلہ مدظلہ العالی بمبئی کی سرزمین میں متصلب رضوی ہونے کی حیثیت سے اپنی ایک الگ پہچان رکھتے ہیں۔ آپ نے دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے نام سے دارالعلوم قائم فرما کر ایک کمی کو پورا کیا، اور آپ کی سرپرستی میں دارالعلوم دین کی نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے۔ نتیجہ فارغین کی شکل میں آپ حضرات کے سامنے ہے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم::والحمد للّٰہ رب العٰلمین::والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سید الانبیاء والمرسلین::وعلیھم وعلیٰ اٰلہ واصحابہ واتباعہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ وشھداء محبتہ اجمعین::الٰی یوم الدین::

☆☆☆☆☆

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم

تعارف وخدمات

ملک ہند میں مسلمانوں نے دینی تعلیم وتربیت کے لیے جابجا تعلیمی مراکز قائم کیے ہیں۔ آبادیاں بڑھتی جارہی ہیں اور مدارس کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے۔عروس البلاد ممبئی میں بھی متعدد مدارس اسلامیہ دینی وتعلیمی خدمات میں مصروف عمل ہیں۔حالات حاضرہ کا تقاضا ہے کہ اب اسلامی تعلیم گاہوں میں کچھ جدت طرازی وتجدید کاری ہو۔حضور سراج ملت دام ظلہ الاقدس نے رضا جامع مسجد پھول گلی (ممبئی) میں ”دارالعلوم فیضان مفتی اعظم“ کا قیام فرمایا اور عصر حاضر کے جدید تقاضوں کا بھی حتی الامکان لحاظ رکھا۔امید ہے کہ مزید جدت وجودت کی جانب پیش قدمی ہو، اور ادارہ ایک مثالی نمونہ بن جائے۔

چند سالوں قبل مجھے بتایا گیا تھا کہ ادارہ کے لیے ایک خاص زمین کی خریداری کا پلان ہے، تاکہ طلبہ کی کثیر تعداد کے لیے گنجائش نکل آئے۔ابھی قریباً دوسو بچوں کی گنجائش ہے۔

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے شعبہ جات

(۱) شعبۂ عالمیت وفضیلت (اعدادیہ تا دورۂ حدیث)

(۲) شعبۂ حفظ (۳) شعبۂ تجوید وقرأت

(۴) شعبۂ دعوت وتبلیغ (۵) شعبۂ افتا وقضا

(۶) شعبۂ نشر واشاعت (۷) شعبۂ کمپیوٹر (۸) شعبۂ امامت وخطابت

شعبۂ نشر واشاعت:

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم میں ایک شعبہ نشر واشاعت کا ہے۔علمائے اہل سنت بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ کی تالیفات وتصنیفات طبع کر کے مفت تقسیم کی جاتی

ہیں۔دارالعلوم فیضان مفتی اعظم وانجمن برکات رضا کے پلیٹ فارم سے حالیہ چند سالوں میں حضور ملک العلماعلامہ مفتی سید محمد ظفر الدین فاضل بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت اور کارناموں پر بھی بہت زیادہ کام ہوا ہے۔”جہانِ ملک العلما“ حضرت سراج ملت کی ایک تاریخی پیش رفت ہے۔حضرت ملک العلما کی زندگی پر پوری جماعتی تاریخ میں اتنا بڑا اور اہم کام اب تک نہیں ہوا تھا۔اس کتاب کو عالمی پیمانے پر پذیرائی حاصل ہوئی۔جماعت کی مشاہیر شخصیات نے اس کام کے حوالے سے ان کی حوصلہ افزائی کی اور مبارک باد پیش کیا۔ملک العلما کی بہت ساری تالیفات و تصنیفات کو بھی شائع کیا گیا ہے۔

رضوی نوری دارالافتا:

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کا ایک مرکزی شعبہ رضوی نوری دارالافتا والقضا ہے۔دارالافتا اور دارالقضا کو اسلام میں شرعی کورٹ کی حیثیت حاصل ہے۔اگر مسلمان دارالافتا کی اہمیت کو کما حقہ سمجھ جائیں تو بہت ساری پریشانیوں سے انہیں نجات مل سکتی ہے۔آج ملکی کورٹ وکچہریوں میں مسلمانوں کے بے حساب پیسے خرچ ہورہے ہیں۔تعلیم یافتہ لوگ بھی چھوٹے چھوٹے مسئلے کو لے کر کورٹ، کچہریوں سے رجوع ہوتے ہیں۔جو معاملات دارالافتا اور دارالقضا میں حل ہو سکتے ہوں، وہ یہیں حل کر لیے جائیں، تاکہ قوم مسلم مالی تباہی اور کورٹ کے مشکلات سے محفوظ ہو جائے۔ رضوی نوری دارالافتا سے تادم تحریر کئی سو مسائل کا سنجیدہ اور علمی حل پیش کیا جا چکا ہے۔سارے فتاوے محفوظ ہیں۔رضوی نوری دارالافتا قوم کی صحیح سمت میں رہنمائی کر رہا ہے،اس لیے دینی وملی مسائل کے حل کے لیے رضوی نوری دارالافتا سے رجوع کریں۔

شعبۂ کمپیوٹر:

مخدوم بہار کمپیوٹر سینٹر کا افتتاحی اجلاس 25 :صفر المظفر ۱۴۳۰ھ مطابق 21: فروری ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ منعقد ہوا اور مشائخ کے ہاتھوں اس کا افتتاح ہوا۔مخدوم بہار کمپیوٹر سنٹر میں 11 : کمپیوٹر ہیں۔اوقات درس میں طلبہ کے لیے کمپیوٹر سیکھنے کا وقت متعین ہے۔خارجی اوقات میں بھی طلبہ استفادہ

کرتے ہیں۔کمپیوٹر کی تربیت کے لیے ایک استاد متعین ہیں، جو طلبہ کی اس سلسلے میں مثبت رہنمائی کرتے ہیں۔

شعبۂ تحریر وتقریر:

دعوت وتبلیغ کے بہت سے ذرائع ہیں، ان میں تحریر وتقریر کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔دار العلوم فیضان مفتی اعظم کے زیر اہتمام ہر سال ملک العلما حضرت مفتی سید محمد ظفر الدین قادری فاضل بہاری علیہ رحمۃ الباری کے عرس کے موقع پر صوبائی سطح پر تحریر وتقریر کا مقابلہ جاتی پروگرام منعقد ہوتا ہے، جس میں ممبئ عظمیٰ ومضافات کے مدارس اہلسنّت کے طلبہ بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔اول، دوم، سوم آنے والوں کو قابل قدر انعام واکرام سے نوازا جاتا ہے۔

حضرت سراج ملت کے یوم ولادت کے موقع پر بھی تحریری وتقریری مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے ۔طلبہ بڑی دلچسپی سے شرکت کرتے ہیں۔طلبہ نے بعض قابل قدر مقالات بھی تحریر کیے ہیں جو دار العلوم میں محفوظ ہیں۔دار العلوم فیضان مفتی اعظم کے طلبہ دوسرے بزرگوں کے اعراس کے موقع سے بھی مقالات لکھتے ہیں اور بچوں کو انعام واکرام سے نوازا جاتا ہے۔جب سے دار العلوم فیضان مفتی اعظم کا قیام عمل میں آیا ہے، اس وقت سے یہ مقابلہ جاتی تحریری وتقریری پروگرام کا سلسلہ جاری وساری ہے، اور ان شاءاللہ تعالیٰ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

شعبۂ امامت خطابت:

مساجد دعوت وتبلیغ کے اہم مراکز ہیں۔یہ ایک ایسا نیٹ ورک ہے کہ دنیا کی کسی قوم کے پاس ایسا نیٹ ورک نہیں۔مساجد کے ائمہ کا تربیت یافتہ ہونا لازم ہے۔ماضی میں منصب امامت پہ جو لوگ فائز ہوتے تھے، وہ ساری صلاحیتوں سے لیس ہوا کرتے تھے۔زمانے کی ہر حرکت وعمل پر ان کی گہری نظر ہوتی تھی۔ائمہ کرام کو دینی مسائل کے ساتھ تجوید وقرأت سے آشنائی بھی لازم ہے، اسی لیے ایک شعبہ امامت وخطابت کے لیے ایک کم مدتی کورس دار العلوم میں اہتمام ہے۔اس شعبہ میں دیگر مدارس کے فارغین بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔یہ شعبہ تربیتی کیمپ کی طرح ہے۔

یونیفارم سسٹم

ملک ہند کے مدارس اسلامیہ میں طلبہ کے لیے کوئی یونیفارم متعین نہیں ہوتا۔اب رفتہ رفتہ کچھ تبدیلی آرہی ہے، اور مدارس اسلامیہ تعلیم وتربیت کے ساتھ ظاہری ہیئت کی اصلاح کی جانب بھی متوجہ ہو چکے ہیں۔دار العلوم فیضان مفتی اعظم (ممبئ) میں آغاز امر سے ہی طلبہ کے لیے یونیفارم سسٹم رائج کیا گیا اور طلبہ کو یونیفارم کی پابندی کی تاکید کی گئی۔دار العلوم فیضان مفتی اعظم میں فکری تربیت اور ادب وتعظیم کو اوّلیت دی گئی ہے۔ادب کی اہمیت سے بچوں کو آشنا کیا جاتا ہے۔بچے نازک شاخ کی طرح ہوتے ہیں۔انہیں جس طرز پر ڈھالا جائے، وہ آسانی کے ساتھ ڈھل جائیں گے۔آغاز عمر کے اخلاق وکردار اور عادات واطوار بچوں کے ذہن میں نقش ہو جاتے ہیں، اس لیے تعلیم کے ساتھ اخلاقی تربیت کا بھی سب سے اچھا وقت نوعمری کے ایام ہی ہیں۔

اساتذہ کے انتخاب میں بھی خاص توجہ دی جاتی ہے۔کوشش ہوتی ہے کہ جو اساتذہ رکھے جائیں، وہ تربیت یافتہ ہوں، کیوں کہ اساتذہ اگر تربیت یافتہ نہ ہوں گے تو رزلٹ بھی اچھا نہیں آئے گا۔مدرسین کسی بھی ادارے میں روح کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اوقات درس

بہت سے مدارس میں ایک وقت تعلیم ہوتی ہے۔دو بجے کے بعد بچے آزاد ہو جاتے ہیں اور خود کو ٹیوشن وغیرہ میں مصروف کر لیتے ہیں، اس سے تعلیم پر منفی اثر پڑتا ہے۔دار العلوم فیضان مفتی اعظم میں دونوں وقت تعلیم ہوتی ہے۔کسی طالب علم یا مدرس کو ٹیوشن کی اجازت نہیں، بلکہ بعد نماز مغرب بھی طلبہ کے ساتھ اساتذہ کو بیٹھنا لازمی ہوتا ہے۔اساتذۂ کرام کو امامت کی بھی اجازت نہیں، تاکہ تعلیمی نظام متأثر نہ ہو سکے۔قلت معاش کا معاملہ یوں حل کیا گیا کہ ادارہ کی جانب سے اساتذہ کرام کو معقول بدل خدمت عطا کیا جاتا ہے، تاکہ وہ توجہ اور یکسوئی کے ساتھ تعلیم وتدریس کی خدمت انجام دیتے رہیں۔دیگر اہل مدارس کو بھی اساتذہ کی معیشت کی جانب توجہ دینی چاہئے۔

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم علماومشائخ کی نظر میں

حضرت سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی علیہ الرحمہ

(سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ: مارہرہ شریف)

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ آج فقیر برکاتی نے اپنے برادر عزیز آبروئے مسلک اعلیٰ حضرت ناشر فکر حضور مفتی اعظم ہند الحاج سید سراج اظہر صاحب قبلہ کی دعوت پر دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ممبئی میں حاضری دی۔ ماشاء اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم میں نے اس نوری ادارے کے نوری طلبہ کو بہت لائق وباادب اور علم دین کے حصول میں مستعد پایا۔ یہ یقیناً مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ و الرضوان کا فیضان ہی ہے کہ بظاہر چاروں طرف سے دشمنان سنیت سے گھرے ہوئے علاقہ میں دین اور سنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمات انجام دینے والے اللہ کے سپاہی تیار کیے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل میں سید سراج اظہر صاحب کو اور جناب مفتی محبوب رضا صاحب اور جملہ اساتذہ واراکین کی سرپرستی ومعاونت میں دارالعلوم ہٰذا کو دین دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے: آمین بجاہ النبی الامین المکین الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم۔

حضرت سید شاہ آل رسول طاہر میاں صاحب

(خانقاہ واحدیہ: بلگرام شریف)

الحمدللہ فقیر واحدی کو عزیزی شہزاد سلمہ ابن جناب عبدالرزاق عرف راجہ بھائی کی دعوت پر ممبئی میں حاضری کا موقع ملا۔ میں عبدالرزاق بھائی کا بہت شکرگزار ہوں کہ ان کے ذریعہ ایک عظیم ولی کامل شخصیت خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراج ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی نوری سربراہ اعلیٰ وبانی دارالعلوم فیضان مفتی اعظم سے ملاقات ہوئی، مل کر بہت خوشی

ہوئی۔ اتفاق سے حضرت کے والد ماجد کا عرس مقدس اور دارالعلوم فیضان مفتی اعظم میں سالانہ جلسہ اور دستار بندی کے پروگرام میں حضرت نے فقیر واحدی کو بھی شرکت کی دعوت دی۔ میں نے حاضری کی سعادت حاصل کی۔ حقیقت میں جس طریقہ سے سارے پروگرام دیکھنے کو ملا، میں یہی کہوں گا کہ یہ پروگرام ہر پروگراموں سے الگ مقام رکھتا ہے۔ دوسرے پروگراموں میں جہاں طلبہ کے گلوں میں نوٹوں کے ہار نظر آتے ہیں، یہاں پر الحمدللہ صرف پھولوں کے ہار تھے۔ بچوں سے لے کر مدرسین، معاونین کے اندر حوصلوں کو بلند پایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ دارالعلوم کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور حضرت کے علم وعمر میں برکتیں عطا فرمائے: آمین

حضرت سید شاہ اویس مصطفیٰ صاحب قادری

(بلگرام شریف)

فقیر آج دعوت پر دارالعلوم فیضان مفتی اعظم حاضر ہوا۔ سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمہ کا مکمل فیض نظر آیا۔ اساتذۂ کرام اور طلبہ سے مل کر مسرت حاصل ہوئی، بالخصوص طلبہ کی تربیت میں بزرگوں سے عقیدت ومحبت پائی۔ قصیدہ بردہ شریف سن کر روحانی سکون ملا۔ خلیفہ مفتی اعظم مولانا سید سراج اظہر حفظہ اللہ تعالیٰ کی خدمات دینی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ ادارہ بزرگان دین کے صدقے خوب ترقی پائے اور اسے مسلک اعلیٰ حضرت کا ترجمان بنائے رکھے:

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت مولانا مفتی سید حسینی میاں اشرفی مصباحی

(سجادہ نشیں خانقاہ اشرفیہ: رائچور، حال مقیم: ناگپور)

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ میں آج بتاریخ 02: نومبر ۲۰۱۳ء دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی میں حاضر ہوا۔ وقار وآبروئے اہل سنت حضرت علامہ سراج ملت سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی برکاتی مدظلہ العالی نے جو چمن بسایا ہے، اس چمن سدا بہار کو دیکھنے کا موقع ملا۔ یہاں کے

قابل اساتذہ اور ہونہار ومؤدب طلبہ کو دیکھنے اور ان سے کچھ سننے کا موقع ملا۔طبیعت باغ باغ ہوگئی ۔دارالعلوم فیضان مفتی اعظم مسلک اعلیٰ حضرت کا ترجمان،فکر رضا کا نمائندہ اور اداروں کے ہجوم میں انفرادی خصوصیات کا حامل ہے۔ میں حضرت سراج ملت اور حضرت علامہ مفتی قمرالزماں صاحب مدظلہما کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اور دیگر مدرسین کرام اور طلبہ نے میرا استقبال کیا۔ خدائے تبارک وتعالیٰ اس چمنستان سنیت کو ہمیشہ سرسبز وشاداب رکھے۔حضرت سراج ملت مدظلہ العالی کو رب تبارک وتعالیٰ تادیر سلامت رکھے اور ان سے زیادہ سے زیادہ دین وسنیت کی خدمت لے اور قبول فرمائے: آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت مولانا مفتی عبدالشکور صاحب مصباحی

شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور)

آج بتاریخ 17: شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ بروز چہارشنبہ،دارالعلوم فیضان مفتی کے جشن ختم بخاری شریف اور جلسۂ دستار فضیلت میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔دونوں پروگرام ادارے کے اہتمام میں شاندار ہوئے۔دارالعلوم ہٰذا سراج ملت حضرت مولانا سید شاہ سراج اظہر صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں چل رہا ہے۔طلبہ کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ ادارے میں تعلیم وتربیت پر یکساں توجہ دی جاتی ہے۔حضرت سید صاحب قبلہ دام ظلہ کی کاوشیں لائق تحسین ہیں۔ادارے میں لائق وفائق اساتذۂ کرام کی خدمات حاصل ہیں اور ان کے ذریعہ تعلیم وتربیت کا جو کام ہو رہا ہے،وہ لائق تعریف ہے۔میں دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل اس ادارے کو ترقی دے،اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کا فیضان جس طرح جاری ہے،ہمیشہ جاری رہے،اور قوم مسلم مستفیض ہوتی رہے: آمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

نبیرۂ حضور ملک العلما عزت مآب سید حسین امام صاحب

(ورجینا: امریکہ)

جناب حضرت سراج ملت سید شاہ سراج اظہر صاحب مدظلہ العالی سے ملاقات کی خاطر حاضر خدمت ہوا،اور ان سے نیاز حاصل کیا۔الحمدللہ! حضرت سے ملنے کا بڑا اشتیاق تھا،خصوصاً انہوں نے ملک العلما سے متعلق جو کام کیا ہے،وہ یادگار رہے۔جہان ملک العلما کی صورت میں رونما ہوا۔اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

آپ نے اس کی دو کاپی مجھے عنایت فرمائی۔حیات اعلیٰ حضرت اور دوسری کتابیں بھی عنایت فرمائیں،جنہیں لے کر میں ورجینا امریکہ جارہا ہوں۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضور ملک العلما اور خاص طور پر اہل سنت وجماعت کے مشن کو جس انداز سے ہندو پاک میں آگے بڑھا رہے ہیں اور اس کی ترویج میں جو اہم کام انجمن برکات رضا اور دوسرے ادارے کر رہے ہیں، وہ قابل فخر ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے مدارج کو اعلیٰ اور ان کے کاموں میں ترقی عطا فرمائے: آمین

حضرت سراج ملت نے مجھے جو عزت دی ہے اور مجھ پر جو اپنے عنایات کی نوازش کی ہیں، میں ان کا بے حد مشکور ہوں۔انہوں نے اپنے ادارے کا تعارف اور اساتذہ سے ملاقات کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے ادارے کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور دین کی جو خدمت کر رہے ہیں ،خاص طور اعلیٰ حضرت ومفتی اعظم اور ملک العلما رحمہم اللہ تعالیٰ کے مشن کی ترویج وبقا کے لیے جو اہم خدمات انجام دے رہے ہیں،اللہ تعالیٰ اس مشن کو قائم ودائم رکھے: آمین

حضرت مولانا مفتی افضال صاحب

(بریلی شریف)

آج بتاریخ 03: ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ بروز منگل بلاقصد،اچانک دارالعلوم فیضان مفتی اعظم میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔الحمدللہ تعالیٰ مدرسین کو ملنسار وخلیق پایا،اور ادارے کے بچہ بچہ کو سرکار اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا شیدائی پایا۔سرزمین ممبئی پر یہ ادارہ مسلک اعلیٰ حضرت کا بے باک ونڈر ترجمان ہے۔مولیٰ تعالیٰ اس کو مزید ترقی عطا فرمائے اور نظر بد سے محفوظ رکھے،مگر

افسوس یہ ہے کہ بانی ادارہ شمع ملت حضرت سراج ملت دام ظلہ سے ملاقات نہ ہوئی کہ وہ ممبئی سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ وہ جہاں بھی ہوں، مولیٰ تعالیٰ ان کو صحت وسلامتی کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے: آمین۔ ع/ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

حضرت سید شاہ ڈاکٹر طلحہ رضوی صاحب برقؔ

(داناپور: پٹنہ)

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے   کہ در وے بود قیل وقال محمد ﷺ

انسان کیا، ساری کائنات جن کے صدقے میں وجود پذیر ہوئی، ایک ذرہ بھی اس کے بار احسان سے ہٹنا چاہے تو معدوم ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب کہا ہے:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

اسی لوح وقلم میں صاحب لوح وقلم، بلکہ مالک کونین نے حضرت مخدوم ذوالمجد والکرم سراج ملت علامہ سید سراج اظہر صاحب کا نام منتخب کرلیا کہ ان سے اس دور شر وفساد میں مسلک اعلیٰ حضرت مجدد مأۃ حاضرہ امام اہل سنت امام احمد رضا صاحب قدس سرہٗ کے تحفظ واشاعت کا قرار واقعی کام لے۔

میں اپنی خوش طالعی پر جتنا بھی ناز کروں، کم ہے۔ حضرت سراج ملت مدظلہ نے دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے عظیم الشان جلسۂ رسم اجراء ''جہان ملک العلما'' میں اس فقیر کو مدعو فرمایا۔ تعمیل حکم کی سعادت حاصل کرتے ہوئے حاضر وشریک جلسہ رہا۔ آج پھول والی گلی میں حضرت کا قائم کردہ مدرسہ وادارہ میں کچھ قیمتی اوقات گزارنے کا شرف حاصل ہوا۔

شریعت وطریقت کی جلوہ باریوں نے اس مرکز کو حقیقت ومعرفت کا سنگم بنادیا ہے۔ یہاں کا نظم ونسق، تہذیب وشائستگی، طلبہ کی سعادتمندی اور اساتذۂ کرام کی شفقت ومحبت عقائد صالحہ کی صلابت اور مسلک اعلیٰ حضرت سے پورے تطابق کے ساتھ جاری وساری وروز افزوں ہے۔

دعا گو ہوں کہ رب تعالیٰ اس ادارے کو دوام عطا فرمائے اور حضرت سراج ملت کی روشن کردہ یہ قندیلیں ہرسو، ہرسمت بروقت ضیا باریاں فرماتی رہیں (آمین ثم آمین)، نیز ان کا سایہ فرزندان ملت کے سروں پر تادیر قائم رہے: آمین یارب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیہ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم۔ ع/ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

حضرت مولانا مفتی سلطان رضا صاحب

(بہرائچ شریف)

یادگار سلف حجۃ الخلف سراج الملت والدین حضرت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر صاحب قبلہ خلیف حضور مفتی اعظم ہند بانی وسربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم واقع رضا جامع مسجد پھول گلی (ممبئی) کی دعوت پر ناچیز حقیر فقیر کو گیارہویں شریف کے 6: روزہ اجلاس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ قیام کا اتفاق دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ہند ہی میں ہوا اور تقریبا اس ایک عشرے کے دوران قیام میں دارالعلوم کو اور اساتذہ کی تربیت اور طلبائے عظام کا تعلیمی انہاک، ذوق مطالعہ، جذبۂ حصول علم نیز بڑوں کا ادب واحترام ہندوستان کے جملہ اداروں سے انوکھا دیکھا۔ یہ سب حضور سراج ملت صاحب قبلہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے، نیز شہزادۂ حضور سراج ملت حضرت علامہ سید منہاج رضا صاحب قبلہ ہاشمی میاں کی نظامت لاجواب، لائق صد ستائش وقابل مبارکباد ہے۔ یہ ادارہ انواع واقسام کی خوبیوں سے مالا مال ہے۔ خانقاہی تربیت، حشمتی تصلب، رضوی عشق، نوری فیضان، برکاتی رنگ سے ہر ایک طالب علم ہمکنار ہے۔ شعر ہے:

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے   کہ در وے بود قیل وقال محمد ﷺ

مخدوم بہار کمپیوٹر سینٹر کے قیام سے دارالعلوم کے طلبہ کی افادیت میں اضافہ اور اراکین ادارہ کی بالغ نظری، ہوشمندی، جولانی فکر جھلکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضور سراج ملت صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور ان کا سایہ سنی بریلوی مسلمانوں کے سر پر دراز سے دراز تر فرمائے۔ اور ان کے شہزادے کو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے

میں عمر خضر،علم رضوی اور فیضان مصطفوی سے مالا مال فرمائے:

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوۃ واکمل التسلیم

حضرت مولانا مفتی محمد اشرف رضا قادری

ادارۂ شرعیہ: مہاراشٹر (ممبئی)

آج 06: شعبان ۱۴۲۹ھ 09: اگست ۲۰۰۵ء بروز شنبہ اپنے محبوب ادارہ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم (ممبئی) میں درجۂ عالمیت کے امتحان لینے کے لیے محبّ عزیز مولانا الحاج السید منہاج رضا حفظہ اللہ کی استدعا پر حاضر ہوا۔ از اول تا آخر مختلف درجات کا امتحان لیا۔ بچوں کو محنتی اور بالیاقت پایا۔ حضرات اساتذۂ کرام کی وفور جہد وفوز تدریس کا ثمرہ ہے۔ ناظم دارالعلوم ہاشمی میاں زیدحبہ کے جذبۂ صادقہ ومحنت شاقہ دارالعلوم ہٰذا کی ترقی کا ضامن ہے۔ حضرت سراج ملت بانی وسربراہ دارالعلوم ہٰذا ادام بالکرم کے عزم عالی وعصری علوم سے طلبہ کو مزین ومسلح کرنے کا حوصلہ قابل قدر ہے۔ طلبہ واساتذہ واراکین کے اندر مسلک سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت امام احمد رضا حنفی قادری قدس سرہ العزیز کو فروغ دینے کا جذبہ مثالی دراصل یہی تعلیم وتبلیغ کی اصل ہے۔ مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے اور روح القدس کے ذریعہ تائید ونصرت فرمائے: آمین یا ارحم الراحمین بحرمة محبوبه اشرف المرسلين عليه و علىٰ آله و اصحابه و اتباعه و علينا معهم احلى الصلوات و املح التسليمات الف الف مرة فى كل لمحة ول حظة الىٰ يوم الدين۔

حضرت مولانا ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری

مسجد نبوی شریف کے جس چبوترے پر بیٹھ کر آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم وتربیت کا سلسلہ شروع فرمایا تھا، اس مبارک چبوترے کو آفاقی اسلامی یونیورسٹی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ دنیا میں جتنے مدارس اسلامیہ حقہ ہیں، سب کا روحانی رشتہ اسی پیکر نور چبوترے سے وابستہ ہے۔ سب اسی سلسلۃ الذہب کی نورانی کڑیاں ہیں۔ سرزمین ہند اس وقت مدارس کے وجود

وسعود سے لالہ زار بنی ہوئی ہے۔ ان میں جن اداروں میں امتحان لینے یا کسی تقریب میں شریک ہونے کی بنیاد پر بہت قریب سے جانتا ہوں، ان میں دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کا نام نمایاں اور درخشاں ہے۔ میں نے جب بھی اس ادارے کو دیکھا، رضوی تحریک کی شکل میں دیکھا۔

دراصل کوئی بھی ادارہ اپنے بانی وسربراہ کے افکار ونظریات سے پہچانا جاتا ہے۔ اس ادارے کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اس ادارے کے بانی وسربراہ فکر ونظر کے باب میں آئینہ جیسی شفاف خوبی رکھتے ہیں، بلکہ آئینہ پر بھی کبھی کبھی غبار آجاتا ہے۔ یہ شخصیت جنہیں ہر حال میں میں نے بے غبار پایا۔ آپ ہیں سراج ملت مولانا شاہ سید سراج اظہر رضوی صاحب قبلہ۔ آپ کے تصلب فی المسلک کی برکت ہے کہ ممبئی میں مدارس کے ہجوم میں جوادارہ تعلیم کے ساتھ ساتھ مسلکی تحریک کے حوالے سے مجاہدانہ کردار ادا کر رہا ہے۔ وہ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ہے۔

مدرسین کا ایک قافلہ ہے جو صبح و مسا اپنے علم وفن کا جوہر دکھانے میں مصروف ہے۔ طلبہ کی ایک بڑی بارات ہے، جو مدرسہ کے خوان کرم کی سوغات لوٹ رہی ہے۔ ہر پل رضا رضا اور بریلی بریلی کی چہکار ہے۔ جو دل وجان کو مسحور ومسرور کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اس کے بانی حضور سراج ملت کو اور نظر بد سے بچائے۔ آپ کے شہزادۂ گرامی قدر حضرت مولانا ہاشمی صاحب مہتمم دارالعلوم ہٰذا کو اور آشوب روزگار سے محفوظ رکھے۔ اساتذۂ کرام کی جھرمٹ کو بالخصوص فخر درس وتدریس حضرت مفتی محمد قمر الزماں رضوی صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم ہٰذا کو۔

ان سب حضرات کی مشترکہ مخلصانہ کوششوں کے نتیجہ میں ہمیں یقین ہے کہ یہاں کے فارغین جہاں رہیں، مسلک اعلیٰ حضرت کا نمائندہ بن کر رہیں گے، اور اپنے احباب ومتعلقین کے دامن کو صلح کلیت کے داغ سے بچاتے رہیں گے۔

☆ مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد

☆ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پائندہ باد

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کی خدمات کا دائرہ دس سالوں پر پھیلا ہوا ہے۔ ان دس سالوں میں حضرت سراج ملت نے قوم وملت کو جو دیا ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حضرت سراج ملت تعداد

پہ کبھی نہیں جاتے۔وہ چاہتے ہیں کہ جو بچے دارالعلوم سے فارغ ہوں، وہ ہر طرح کی صلاحیتوں سے لیس ہوں۔وہ جہاں جائیں، اپنی ایک پہچان بناسکیں۔وہ جہاں جائیں قوم کی رہنمائی کا صحیح فریضہ انجام دے سکیں، اور مذہب ومسلک سے وفاداری ان کا طرۂ امتیاز ہو۔

سند فضیلت ہو، یا سند مشق افتا، سند حفظ وقرات ہو، یا سند امامت وخطابت، آپ انہیں بچوں کو عطا کرتے ہیں، جو سند کے صحیح حقدار ہوتے ہیں۔اب تک دارالعلوم سے فارغ ہونے والے بچوں کی مجموعی تعداد 150: سے زائد ہے۔دس سال میں قوم کو 150: مبلغین عطا کرنا یہ کم بڑی بات نہیں ہے۔

ویسے آپ چاہتے تو ہزار سے بھی زائد مبلغین دے سکتے تھے، لیکن ان کا کوئی رول نہیں ہوتا اور ان کی اپنی کوئی پہچان نہیں ہوتی، مگر یہ 150: ایسے مبلغین ہیں، جن پہ اعتماد کیا جاسکتا ہے۔اس لیے ہماری گزارش یہ ہے کہ آپ حضرت سراج ملت کی ذات ان کی شخصیت سے فیضیاب ہونے کی کوشش کریں۔دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ بچے مذہب ومسلک کے وفادار ہوں، فکر رضا کے نمائندے ہوں، مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان ہوں، روایت کے پاسدار ہوں، اسلاف کی وراثتوں کے امین ہوں اور باطل قوتوں کے لیے مکمل چیلنج ہوں تو وہ اپنے بچوں کو دارالعلوم فیضان مفتی اعظم میں بھیج سکتے ہیں۔

رب کائنات حضرت سراج ملت کا سایہ دراز فرمائے اور دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے علمی فیضان سے مسلمانوں کے دلوں کو منور ومجلی فرمائے: آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆اعلیٰ حضرت زندہ باد

☆فکر رضا زندہ باد

☆مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد

حضور سراج ملت کی اشاعتی خدمات

فتاویٰ ممبیٰ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ

خلافت سیدنا صدیق وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ

پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غمخواری: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ

جامع الرضوی المعروف صحیح البہاری: ملک العلماعلامہ مفتی سید ظفرالدین فاضل بہاری

تنویر المصباح للقیام عند حی علی الفلاح: ملک العلماعلامہ مفتی سید ظفرالدین فاضل بہاری

بہار شریعت حصہ اول انگلش۔ صدرالشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ

ارکان اسلام بہار شریعت کے پانچ حصے: صدرالشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ

جہان ملک العلما: امیر القلم ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی

فتاویٰ برکات مصطفےٰ: حضرت مفتی اشرف رضا قادری، مولانا سید ہاشمی رضوی

حیات ملک العلما: ڈاکٹر مختار الدین آرزو

حیات ظفر: تلمیذ ومرید خاص حضرت ملک العلماعلامہ مفتی عزیز حسن بھاگلپوری

حالات امام بخاری: حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

سیدنا امام بخاری کے حالات اور صحیح بخاری شریف کے برکات: حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

مقامات مفتی اعظم: حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

سراج الاذکار (۲/ایڈیشن): حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

فتاویٰ عرفانی برسماع مزامیر لا یعنی: حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

فتاویٰ نورانی ٹی وی اسٹار نعت خوانوں کی نعت خوانی: حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

شگفتہ پھول: حضرت مفتی محبوب رضا روشن القادری

حضور مجاہد ملت کا گوشۂ حیات: حضرت مولانا سید اولادرسول قدسی مصباحی

مسلک اعلیٰ حضرت: حضرت ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی

قادیانی فرقہ کیا ہے؟ رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری

بریلوی دور حاضر میں اہلسنت کی پہچان: رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری
سراج بخشش (۲/ایڈیشن): حضرت مولانا سید ہاشمی رضوی
تحفظ مسلک اعلیٰ حضرت حضرت سید ہاشمی رضوی
قہر الدیان علی منہاج الشیطان: مولانا ابو مصطفٰی عاقب القادری
خطرہ کی گھنٹی: مولانا ابو داؤد صادق قصوری
امتیاز اہلسنت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت: حضرت مولانا رحمت اللہ صدیقی رضوی
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی روشنی میں: پاسبان ملت علامہ مشتاق احمد نظامی
انوار القرآن: حضرت سید شاہ تراب الحق رضوی
طیبہ رشک جناں: حضرت سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی
معراج رسول: ڈاکٹر رضوان فضل الرحمٰن شیخ
دعوت وتبلیغ: حضرت مولانا سید شاہ تراب الحق رضوی
عقائد علمائے دیوبند: حافظ ملت حضرت مولانا عبد العزیز مبارک پور
رویت ہلال کا شرعی حکم: سراج ملت حضرت علامہ سید سراج اظہر رضوی
عطائے قدسی فی تفسیر واعمال آیۃ الکرسی: خلیفۂ امام احمد رضا علامہ مفتی سید محمود رضوی
مناقب سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲/ایڈیشن): سید جعفر بن حسن عبد الکریم برزنجی
قصیدۂ نعمانیہ: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے فضائل وکمالات
پرنسپل آف اسلام (انگلش)
یہ کیسا تضاد ہے؟ (تصویر کشی کی حرمت پر)
سفر آخرت (میت سے متعلق مسائل)
تحفۂ سراجیہ (اوراد ووظائف کا مجموعہ)
سراج رضا (مقالات کا مجموعہ)
تاریخ ملک: حضرت مولانا عبد الحلیم خواجہ پوری